

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُمْ رِزْقًا وَّاسِعًا

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے غنقریب ان کے لئے رزقِ مجتہد پیدا کر دے گا (مریم، ۹۶)

اماں احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارہ مسعودیہ

لَا تَزَالُ تَطَاوُلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا هُمْ بِمُشْرِكُونَ
بیشک وہ جو ایمان لائے اور اپنے کام کے عنقریب ان کے لئے تین جنت پیدا کر دیگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک امراء مسیحیوں کی کراچی

بتعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف و ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تفخیص و ترجمہ و تالفاظ	علامہ مفتی عبدالرحمن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نیو عماد پرنٹنگ پریس
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۷۷۱۳ ۷۳ ۷۴
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر ادریس، اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتہی

علمائے

اسلام کے

میں

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سخنائے گفنی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم
محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت
مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے اسے زیادہ
مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریز
مصنف کے رسالہ لوگارتھم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (مفسر
۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا
جس کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے
ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر
معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور
بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا
ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب
الشیخ اسکامہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا
قاری محمد مصلح الدین صاحب طبع الزم، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت بھٹ
صاحب اور مولانا شاہ تراز باحق صاحب دامت عنایتہم۔ راقم ان
حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان بحسین کو اجر عظیم
عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے
بارے میں میں بڑا اکتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی برگزیدہ شخصیت کو علمی حلقوں میں معارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبط تحریر ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پیمانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی بہت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ ذرا ہم کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (محققین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہر وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر بچھاؤ نہ کرتا ہو، بھلا اللہ! ڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دل نشیں ہو سکتی ہے اور نہ معیاری۔ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پرخلاص اور علم سے بریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویہ اور دل نشیں انداز بحثی طبع، ان کی حقیقت افزہ علمی و تحقیقی تحریریں اور انداز بیان، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ دلائل، ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو جنتوں سے مالا مال کرے، آمین۔ حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کر چکا ہوں، ۱۹۸۱ء میں موصوف نے

جناب شفیع جان، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب عبدالحمید صاحب
 جناب عبداللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا
 محمد جمیل! حمد نبی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے
 اور میں بارگاہ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں۔ اے اللہ!
 ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم
 فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد
 میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے
 بھی دستِ بدعا سے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی
 فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان
 سب کو اپنے حبیبِ حبیب سرورِ کائنات، محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 طفیل و وسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں
 مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

اختر سید ریاست علی قادری رضوی

ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی (پاکستان)

۱۳ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۶ء



حرفِ آغاز

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ اکھرمین، حمام اکھرمین، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المستثنیہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

الصوارم السننہ، مقالات یومِ رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، المیزان النوارِ رضا، امام احمد رضا رباب علم و دانش کی نظر میں، مجتہد الائمہ، جہانِ رضا، ثیابانِ رضا وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تقاریر لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریر کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سلسلہ کے اوائل میں ان تقاریر کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ تقاریر نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی بے شمار زیادہ نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریر کا اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و اعلیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے

تاثرات قلبند کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہارِ
 خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا
 اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بجائے خود فضیلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاء
 علامہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام
 اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول،
 راقم نے ۳۸ مقررین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے۔ نقول کو نظر انداز کر دیا گیا
 ہے۔ فارغین کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ
 قلبند کر دیا گیا ہے۔ یہ کام راقم کے کرمفرما فضلِ علیل مولانا عبدالرحمن تیزی (خطیب
 جامع مسجد ہاشم آباد، ٹکسٹ، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر
 عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نگرانِ انجمنِ اداریہ تحقیقات امام احمد رضا کا ہم کو ممنون
 ہونا چاہیے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں۔ انہوں نے
 پاکستان میں پہلی تحقیق کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور
 جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ مسئلہ میں بریلی گئے اور وہاں سے نبیرا امام احمد رضا
 مولانا خالد علی خاں (مہتمم دارالعلوم مظہر اسلام بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا
 کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں جیمز رابرٹس کے رسالہ لوگارتھم (مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)
 کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی اور تنقیدی و تخلیقی نوٹس پر
 مشتمل ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی
 سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ سالہ لوگارتھم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال
 ادین پور پریس، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلبند کیلئے
 جو معارفِ رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے)۔ متذکرہ بالا چالیس
 قلمی حواشی کے علاوہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سیدِ باست علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذر جس میں امام محمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریض محفوظ تھیں، انہی تقاریض میں سے بعض تقاریض کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاہِ عباسی عقیدت مند ابنِ امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظرِ عام پر لاسکیں جن کا اہل علم و فکر کو غریب سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلکِ اہل سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔



اختر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پنپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھوڑہ (سندھ)



مکتبہ اسلامیہ

مشمولات

۱۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	انتسابیہ
۲۴		عکس مخطوطات الدولۃ المکیہ و الخیوٰۃ المکیہ
۲۸		عکس قصیدہ عربی قلمی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	حسبنا امام احمد رضا
۸۸		اشاریہ علمائے اسلام
۹۲		عکس تقاریر
۱۲۹	مولانا عبدالرحمن تنوی	تلخیص و ترجمہ تقاریر
۱۹۲		مطبوعات مرتب

مکتبہ اسلامیہ

پیشکش

پیشکش

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جمل السیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحد نور اللہ من هذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ عالم اسلام میں اس محل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف، المستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰، ۷۰ علماء اسلام نے اپنے تاثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے۔ تفصیلات آگے آتی ہیں۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

میں ہوا تھا، ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شفقتی کاشتوت دیا، وہ باعث حیرت ہے۔ چننا اثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ یحییٰ بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جدید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم لہ

”لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے“

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولة المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

شیخنا العلامة المسجد لہ

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے، کہتے ہیں :-

سبل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقاً لہ

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی درویری الدولة المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :-

امام الائمة المسجد لہذا الامة لہ

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولة المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

لہ مکتوب محررہ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء

لہ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۵ء ، ص ۶

لہ احمد رضا خاں : حمام الحرمین ، مطبوعہ ہجور ۱۹۴۵ء ، ص ۵۱

لہ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ ، ص ۶۲۲

بعد نمازِ عشر صاحبِ ترجمہ در مسجد خیف تنہا توقف نمود، در آن جا
بشارتِ مغفرت یافتہ

ترجمہ) ”۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالرحمن
سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دوسرے علوم میں سنبلی۔
ایک روز نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز
کے بعد امام شافعیہ بن صالح حمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں پر تک
آپ کی پیشانی نکالے رہے اور فرمایا :-

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں“

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ
میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازتِ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا
نام بشیر الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہبِ
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جوہرۃ مضیہ کی دو روز میں
شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ رکھا
جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحسین و
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے
آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشر کے بعد مسجد خیف میں تہنایام کیا

باعثِ اجرِ جزیل و ثوابِ جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پکس۔

روزِ اولِ دو بیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورقِ طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطورِ انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منفعت و تمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیانِ مذہب ہو جائے۔ فقیر نے امثالِ امر لازم اور یہی امر فرصتِ حاصلہ کے ملائم دیکھ کر بتاریخِ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۹ھ) روزِ جاں افروزِ دو شنبہ یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المضية سے طبع کئے۔

۱۔ احمد رضا: النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المضية، مطبوعہ مکتبۃ رشیدیہ، ۱۲۹۹ھ، ص ۲-۲ (نوٹ) الجوهرة المضية، عربی میں منظوم سالہ ہے اور النيرة الوضیة اس کی اردو شرح اور الطرة الرضیة النيرة الوضیة کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں ۱۳۱۳ھ دی الآخرہ ۱۳۱۳ھ کو طبع ہوئے۔ راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے ۷۷ تک الجوهرة المضية مع شرح النيرة الوضیة، پھر زیادتِ حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے ابارقة الشارقة علی مارقة

المشارقة کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۷۷ سے ۱۲۲ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا

کے حاشی الطرة الرضیة صفحہ ۱۲۲ سے ۱۷۷ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حواشی بانڈازِ جدید آخر میں جمع کئے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں

درج کئے جاتے ہیں امام احمد رضا کی طبع ایجاد پسند نے وہ طرزِ ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے۔

ان کی نکاتِ شاف و دہجہِ جدید کے عجائبات بہت اونچی ہیں بہارِ تحقیق نے ہنوز کا حد توڑ نہیں کی۔

الغرض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جواب بذاتی شاندار لغارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے تاثرات قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ اکھرمین رجعت ندوة المین (۱۲۹۲ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند المعتمد فی بارئحاجة الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضویة لمجل مکتة البهیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المتبینه لعلماء مکتة والمدینة (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ الفیوض المکیة لمحبة الدولة المکیة (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجلایاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ اکھرمین، ندوة العلماء (بھارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ اشوال ۱۳۱۶ھ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۱۷ اشوال ۱۳۱۶ھ طلوع فجر سے پہلے پہلے سودہ اور مبصہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا شغل عشرين ساعة
وعنها الى السجدة ولا كل يفسد

فما كان ذا الا بتوفيق ربنا
له الحمد حمدا دائما يتأبد له

یہ استفادہ و فتویٰ تقریباً ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۲۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العتقد المستند (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے العتد المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تعاریض اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا مطلع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۳۔ الدولة المکیہ بالمادة الخبیه چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۳۲۲ھ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

۱۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ، ص ۳۰
۲۔ فتاویٰ الحرمین : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء میں شامل ہے ، عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کروایا گیا ہے ، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳۔ یہ متن اور حواشی لاہور اور استنبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستور
۴۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حرمین ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء۔ مستور

پہلے حصے میں مسئلہ علم غیب پر فاضلانہ بحث کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہوئے بڑے معقول اور دل نشیں انداز سے اپنا موقف بیان کیا، دوسرے حصے میں دیگر چار سوالات ہیں۔

جب یہ کتاب علمائے عرب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے بڑی پذیرائی کی اور تقریباً ۷۷ علماء نے اس پر اپنی تصدیقات لکھیں۔۔۔۔۔ پیش نظر کتاب انہیں تقاریر کی تقریب رونمائی سمجھتے۔۔۔۔۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کتاب میں مندرج مسئلہ غیب سے متعلق امام احمد رضا کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ یہی مسئلہ وجہ نزاع و اختلاف ہے لیکن اگر حقیقت سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک معقول انسان خلش نہیں کر سکتا۔ امام احمد رضا کے افکار کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ علم ذاتی محیط اللہ کے لئے ہے، علم عطائی غیر محیط مخلوق کے لئے۔

۲۔ علم مخلوقات متساوی، علم الہی غیر متساوی۔۔۔۔۔ دونوں میں نسبت ناممکن، کجا مساوات کا دعویٰ۔

۳۔ علم ذاتی واجب للذات اور علم عطائی ممکن۔

۱۔ سب سے پہلے افتائے عربین کا تازہ مجموعہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء، بریلی کے عنوان سے لدولۃ المکیہ

کا خلاصہ شائع ہوا اور اس میں ۲۰ تقاریر کا خلاصہ شامل کیا گیا۔۔۔۔۔ بعض محققین نے الدولۃ المکیہ

کی عدم اشاعت کی وجہ سے عوام و خواص میں اس کے مندرجات کے متعلق غلط فہمیاں پھیلادی تھیں اس لئے

ضروری ہوا کہ فوری طور پر اس کا خلاصہ مع تقاریر پیش کر دیا جائے چنانچہ مندرجہ بالا عنوان سے ۱۹ شعبان

۱۳۲۸ھ کو یہ خلاصہ مدرسہ اہل سنت و جماعت، منظر اسلام (بریلی) کے اجلاس میں تقسیم کیا گیا، الدولۃ المکیہ

کا اصل متن اور تقاریر بعد میں بریلی سے شائع ہوئے چنانچہ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۵۵ء میں پہلی بار کراچی (پاکستان) سے

الدولۃ المکیہ کا جو متن شائع ہوا ہے اس میں علماء عرب کی ۶۰ تقاریر اور امام احمد رضا کے حواشی شامل ہیں

پھر ۱۳۹۷ھ میں کراچی ہی سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، اس میں تقاریر نہیں، صرف متن اور حواشی ہیں۔

والہی کے بعد ۳۲۵ھ میں اس پر حواشی تحریر فرماتے جس کا تائیدی عنوان یہ ہے :-
الفیوض الملکیہ لمحبلی ولہ الملکیہ ۱۳۲۵ھ

۵۴۰ الاجازات الرضویہ لمجل بکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتنبیہ
لعماد بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان سندرات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے
علامہ اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علامہ اسلام نے
امام احمد رضا کو لکھے تھے۔

۶۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدہام (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ
ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے
استاد مولانا حامد محمود جدادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے
پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں
رسالہ کفل الفقہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عربین کے سامنے پیش کیا گیا
تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الامام احمد ابو النجیر میرداد
حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ
شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاذ الاساتذہ
مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا
تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر
امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھر کٹاٹھے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت عربین شریعین اور عالم اسلام میں
جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا تھا جس کا اندازہ

۱۔ الفیوض الملکیہ کا ایک فلمی نسخہ سید یاسر علی قادری (کراچی) اور ملا خالد علی خان (بریلی) کی عنایت سے
راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مستود

۲۔ یہ دونوں مجلے، رسالہ رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو گئے ہیں۔ مستود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالاتِ زندگی اور ان تعاریف سے ہو گا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

۲۱، جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ احقر محمد مسعود احمد

پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھنڈہ (سندھ)
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَحْفَظْنَاهُ وَنَصَلْنَاهُ عَلَى رِسْوَتِهِ الْكَرِیْمِ

ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سر زمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شرعہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے میمانے اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب ”الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ“ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :- ”الامام احمد رضا والعالم العربی“ (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

- (۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسماعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔ (۱)
- امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔ (۴) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے دقیق مقالات قلمبند کئے ہیں :-
- (۱) علامہ شیخ احمد خفراوی ہاشمی (۲) شیخ عبداللہ بن الخیر میر داو
- موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابو الخیر میر دلو اور میر دلو خاندان

کے ۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو نل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔ (۳)

پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مفتی شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی (۶) نے اپنی کتاب ”الطالع السعيد المنتخب من السلسلات واسانيد“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا یلوی کا ذکر کیا ہے (۷)۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا یلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید انس یعقوب کتبی مدنی : اعلام من ارض النبوة، جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحنی قزاز : اهل الحجاز بعقہم التاريخی، جدہ ۱۹۹۴ء (۴) عمر عبدالجبار : میرو تراجم بعض علمائنا فی القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ذاکر بکرمی شیخ امین : الحركة الادبية فی المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زہیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مكة المكرمة، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الامام احمد رضا و اثره فی الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سدیدی کی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی شاعراً عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کافرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک وقیع مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھو لیا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپو لیا (۸)۔۔۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰۔ ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب التذکاری۔۔۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰) (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو سیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰۔ مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منشور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومة السلامية في مدح خير البرية" (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بدیلوی کے

دیوان حدائق شمس کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰۔ اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "صفوة المديح في آل البيت والصحابة والاولياء"

بقول ڈاکٹر حازم مصری "وبدن ادنى شك عمل علمي كبير" اور اس کا سرابھی ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

وہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامية کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولا ما كان لي ان اعرف ما عرفت ولا اكتب ما كتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاذ ازر کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان ”نظارہ روئے جانا کا“ مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۃ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کرتا جا رہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ کی پھڑک گئے سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنادیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔

حواشی و حوالہ جات

- (۱) محمد شہاب الدین رضوی : علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب و افریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)
- (۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحبِ ذلے شیخِ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا ربیع لہوی اور آپ کے صاحبِ ذلے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور محترم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا بلکہ راقم نے تو ۱۹۹۴ء میں دولتِ کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور ازراہ شفقت و کرم ثرقہ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی: الطالع السعد، ص ۹، ۱۰۲

(۸) ”بہائم الغفران“ رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں، العالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب مصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ اذہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶ جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیدہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶-۷۰۰۰۰ ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام مظلوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی مظلوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو فن ہے (۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۳)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ ”معارفِ رضا“، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے ادارے میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب ”امام احمد رضا اور جامعہ الازہر“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الادب اور معانی الآثار، لکھنؤ ۱۳۸۵ھ، ص ۲۰، ۲۹۸، ۳۰۶

(۱۴) ماہنامہ ”معارفِ رضا“ کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء

حیاتِ امام رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

بہارِ احمد رضا

امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۸۰ء) اور جدِ ماجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے^(۱) امام احمد رضا بریلوی نے اپنے لغتہ دیوانِ حقائق بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے :

احمد ہندی رضا ابن تقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت، ارشوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا مگر جدِ ماجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام المختار (۱۳۷۲ھ / ۱۸۵۶ء) ہے^(۳) امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق جہل مجاہدہ کی عنایت کی بدولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی (۴) امام احمد رضا

۱۔ تہذیبی : تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

۲۔ احمد رضا خاں : حقائق بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

۳۔ رحمن علی : تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

۴۔ احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمجل مکتا البیہ (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ، ص ۲۰۸ (مشہور رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، ج ۲)

الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)۔

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۶ وہ ہیں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر چھوٹی سی (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے :-

”میں نے ان حبلہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳)، اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی درکری

۱۔ الامازۃ الرضویہ لاجل مکتبہ البیہ (۱۳۲۳ھ) مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (مختصاً)

۲۔ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مأخذ سے رجوع کریں :

(۱) انوار رضا، شرکت جنفیلہ لٹریٹرز، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۴۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید باست علی قادری صاحب کے پاس کراچی میں محفوظ ہیں۔

۳۔ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھنے

اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مستود

حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبیہ پر حاشیہ، امور عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لئے مطالعہ کرتا تھا علاوہ ازیں تفسیر شرح جامع صغیر پر شرح چٹینی اور تہریج پر، اوقلیہ کس کے تین مقالوں اور الزیجد الاجد پر اور علامہ شاہ کی ردالمحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پھلی یعنی ردالمحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو ہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

”مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبہ دینیات (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) بڑے جمید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر یہ ہے کہ جناب ڈاکٹر رضیہ الدین احمد صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد سے نے جرمنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ ، رسائل رضویہ ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : ردالمحتار کا یہ عربی حاشیہ جلالہ خاں کے نام سے حیدرآباد دکن (مجددیت) سے شائع ہوا ہے۔

اس کی تقریباً پانچ جلدیں سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مستود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، پھر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی یافت ہوتی ہے اور دیگر معنایں کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی یافت مسلمہ تھی، ایک تہہ ان کی پرووائس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ ریپلیم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ ریپلیم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے لے لے، اس پر اہل علم کو مشغول میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم الہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے، بجز ان کے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوت ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا“ لے

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہل سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر زمانے کی رو میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکری، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک عہد ایم کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

(۵)

اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہتی تھی۔ راقم الحروف کو ایک نادر و نایاب عکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا۔ اس عکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف لے گئے ہیں مگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عہدے کے بل سنت نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عہدے کے بل بائیں سے دائیں ہیں۔

عامہ وہ سنت عظیمہ ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

سید سید مغر علی شاہ: "مسلم یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے عہد کے کچھ سچے" مشہور عالم (کراچی) شاہ اہمیل ماسٹر ۱۹۷۵ء، ص ۱۷۷۔

نوٹ ۱۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ مہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کا ممنون ہے۔ مسود

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ — امام احمد رضاؒ اس سنت کی شدت کے ساتھ پیر کی
کی جبکہ ان کے عہد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک
بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھڑکی وہ ٹوپی پہنائی
جو گاناڑھی سے منسوب کی جاتی تھی۔ — اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے
شعارِ اسلام کو مٹا کر، شعارِ کفر کو قائم کیا؛ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے
کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، امام احمد رضاؒ کی زندگی بھی لفظ انتقام سے خالی ہے حالانکہ
ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضاؒ
کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہونا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت
اور بعض اوجہ و عملیات کی اجازت دینے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے :-
بحمد اللہ تعالیٰ داب هذا الحقیر
و داب مشاخی بجمیل الہم فاننا اذا ظلمنا
واذا لنا احد من اخواننا اهل السنة لا نأخذ
السيف قط بایدینا و انما نجتزئ بالجنة
” بجز اللہ تعالیٰ اس عہدِ خیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی
یہی عادت ہے کہ اگر کسی بجائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے
تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ
انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں۔“

۱۔ محمد سعید احمد : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۱۳۲

۲۔ محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح شائع ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۲۸۲

۳۔ احمد رضا خان : الاجازۃ الرضویہ لبعث مکتبہ البیہ، شملہ، ص ۲۷۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا وہ خود ان کے زمانے میں عیناً ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی، یہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی سلہ

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الحرام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دست مبارک سے ۱۹ ذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ ذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الحرام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہِ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(منا)

اتباع سنتِ نبویہ اور تقویٰ شعاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سلہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی انہی کی عنایت سے پسند مطابقت کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔

(ج)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ مہاتما جی (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے مہاتما جی کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ ہجومِ علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی تک گئے آگے نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتبِ حرمِ شریف علامہ سید اسماعیل بن خلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والعجب من هذه الدياس اعنى الدياس الهندية كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء والعلماء والآن صارت ماوى كثرة الجهلاء والاغبياء

” ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغبیاء کے ٹھکانے ہو گئے۔“

۱۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں ماقم کا مقالہ فاضلِ بریلوی اور ترکیبِ مہاتما، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، نیز ماقم کا دوسرا مقالہ تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۲۔ علامہ احمد رضا خاں: فتاویٰ احرارین برصغیرِ ہند (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۱، مرتبہ محمد عبدالمعین اختر شاہ بھانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ، ص ۱۲۴۔

امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا کو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی —
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا — عربی
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہوتا اور بات — پاک و ہند کے بہت سے
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ عجمی ہوتے عربی محسوس
 — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی
 ولایت کردی گئی تھی — امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، سندت
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی ہمارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے
 — ان کی ہزار سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر اسوائے چند
 ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاجیکی ہیں — ان کے فکر و شعور پر عربی کی
 چھاپ لگی ہوئی تھی — امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ احمد رضا خاں : جد المآثر حاشیہ رد المحتار ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

۲۔ محمد عبدالکریم قادری ، اطائب الصیب علی الرحمن الطیب (۱۳۱۹ھ) ، مشورہ رسائل رضویہ

ج ۱ ، ص ۲۸۵ ، ۳۲۴ -

۳۔ احمد رضا خاں : الاجازات المتینہ لعماد الیوم والمدرینہ (۱۳۲۲ھ) مشورہ رسائل رضویہ

ج ۲ ، ص ۲۳۷ - ۴۰۴ -

۴۔ ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشورہ انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۶ھ ، ص ۵۳۳ - ۵۴۶ -

(ب) مفتی سید شجاعت علی : مجدد الامر ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صنوبر النہایہ فی اعلام الحمد والمہدایۃ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ عجمی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا سہ ولادت اور سند وفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن سے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے کن ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے کن وفات :-

(ا) اُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَ

أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ (۵۱۲۷۲)

(ب) وَيُطَاعُ عَلَيْهِمْ رِأْيُ رَّبِّهِمْ مِنْ فَضْلِهِ

(۵۱۳۷۰)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے بارے میں ازالة الغبار (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرنے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۱۔ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۱۹ھ تک کی معلومات تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب اجل المحدثات لیفات المحدث میں جمع کیا تھا، یہ کتاب بطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی جس پر صنوبر النہایہ کا ذکر ہے۔

مسعود

۱۲۔ مقرآن مجیم : سورۃ المجادلہ ۲۲ - ظفر الدین رضوی ، حیات المصطفیٰ (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی ، ص ۱

۱۳۔ ایضاً : سورۃ الدہر ۱۵ - حسنین رضا خاں ، وصایا شریف ، مطبوعہ ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا، مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا۔۔۔۔۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے، برصغیر اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہدِ عادل ہیں۔

(ب)

صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۳۵۲ھ) صدر شعبہٴ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر البین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب لکھی تھی جو ۱۳۴۷ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۵ھ میں لاہور سے شائع ہوئی۔۔۔۔۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر السلال (قاہرہ) جرجی نیکان کے افکارِ باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

۱۔ مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط رسالہ اطائب الصیب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسالہٴ رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا عبدالحکیم شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵ میں شامل ہے)۔ مسعود

مستقل فن مدون فرما دیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
 جب یہ کتاب مشہور مشرق پر فیسر براؤن نے مطالعہ کی تو بیباختہ کہا :
 ”مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا“ لے
 اقد جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا :
 ”مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا لے
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :
 ”جو مضامین المبین میں پڑھے، کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے“ لے

(ج)

امام احمد رضا حسین بیاضی اور بے تکلفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے
 اسی بیاضی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ ہکوبات،
 ملفوظات، سندات اجازات وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجل مکہ البہیۃ
 (۱۳۲۴ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں لے اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

لے، سیان اثر : المبین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۳۷

دب، محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ، ص ۱۰۰

لے رشید احمد صدیقی : گنجائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ص ۳۳

لے سیان اثر : المبین، ص ۹

لے احمد رضا خاں : رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری منظری)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم
 شیخ اسماعیل بن خلیل روزانہ بلا ناغہ عبادت کے لئے آتے تھے لیکن دو روز مسلسل
 خلاف معمول آنا نہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ۔

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم
 ولو قدسنا جعلنا أسنا قدما
 قالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الاتحبون ان تبروا لنا سقمنا
 عود تمونا طلوع الشمس كل ضحى

وہل سمعتم كريما يقطع الكرم ما له

• یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو
 تو سر کے بل آتے ۔

• لوگ کہتے ہیں کہ وصل یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ بیماری کیلئے
 شفا نہیں چاہتے ؟

• آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے
 کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے ؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا

کی عربی حمد منظوم علامہ مصر کو سنائی تو وہ پھر ہلک گئے اور سب سنبھل گیا کہ یہ
 اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار
 سماعت فرمائیں ۔

الحمد للمبتوح
بجلاله المتفرج
وصلواته وعلی
خیر الانام محمد
والاول والاخصب هم
ماوی عند شدائد
وبین اقی بکلامہ
وبین ہدی و بین ہدی لہ

۱۔ خدائے بچتا کی حمد و ثناء رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں بچتا و بگڑتا ہے۔
۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت
ہمیشہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا
ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست
کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبد الغنی علیہ الرحمہ کی وفات (۴۲۱ شوال ۱۳۳۶ھ) پر امام احمد رضا نے
۱۰ اشعار پر مشتمل عربی میں ایک قطعہ تاجیخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار
ملاحظہ ہوں گے

الموت حق یا لہ من جاء
محقق والمناصب فی الاسلام
انساہم الانساء فی اجالہم
مع ما یرون من آیتہ بولاء
المنقص من اموالہم و شمارہم
والاخذ بالباساء والضرار

عجبا لخافية غدت مخفية

وبدت من الحضراء والخبراء

الطفل شب وشاب وهو كما بدا

يلهو ويلعب ناسيا لقضاء

راقم الرضا تار يخه متفائلا

عبد الغنى بجنة عليا

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے

بھلا دے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ بچے درپے اس کی

نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور بھیلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،

۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان و زمین سے

ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روزِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے

قضا کو بھولا ہوا ہے۔

۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی، عبد الغنی، بہشت

برلی میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود ابیر سٹریٹ، پور، پٹنہ

کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول

۱۳۲۷ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول

چٹنہ پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، ہنتم رسالہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین
علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے
مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں :-

یا اکرم الخلق انت الکریم اکرم القاضی عبدالوحد
قال لرضا فی الدعا حین اسر اس احمد القاضی عبدالوحد

(۲۶ ۱۳ ھ)

وہب المتقون من جنات و عیون

(۲۶ ۱۳ ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ
کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا :-

قلیل مات الزکی عبدالکریم قلت کلاماً بل احتظی بدوام
حی عن بینہ فکیف یموت انما المیت ہالک الا وہام
ایموت الذی لہ خلف سلم اللہ مثل عبدالسلام
جبل الدین سراسر بقلعہ فی جبل فور شاخ الاعلام
قلت تاسر یخ عیشہ الابدی دام عبدالکریم خلد کرام

کتاب الطاری الداری لمفوات عبدالباری (۲۰ ۱۳ ھ / ۱۹۲۱ء)

مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں ۔

ڈاکٹر حامد علی الیکچرا شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے امام احمد رضا کی
عربی شاعری پر ایک دقیق مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم مآخذ کی نشاندہی کی ہے ۔

۱۔ ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ ، ص ۲۱

۲۔ ایضاً

۳۔ مکتوب مفتی محمد برہان الحق ، بحرہ ۲۸ جولائی ۱۳۹۷ھ / ۲۱ شوال ۱۳۹۷ھ ، از جبل پور

۴۔ ملاحظہ فرمائیں انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۳۳ - ۵۳۴

امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یکاثر روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علماء عرب نے گواہی دی ہے اور اہل زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی۔ —؛ عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد (والد ماجد امام مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدرہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لست
مثله في العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن
سبك العبارة له

۱۔ مکتوب سید اسماعیل بن خلیل (حافظ کتب حرم) مکہ معظمہ، محرمہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ
نام امام احمد رضا خاں (مشورہ رسائل رعنویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)
(نوٹ) کفل الفقہ اور فتاویٰ رعنویہ کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں :-
”یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطالع علی الفقہ الحنفی و جزئیات
یشہد بذلت مجموع فتاویٰ و کتابہ کفل الفقہ الفاہم فی
احکام قرطاس الدرہم الذی الفقہ فی مکہ سنۃ ثلاث و
عشرین و ثلاثمائۃ و الف۔“

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۶ھ، ج ۸، ص ۴۱)

لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر جے ایم ایس جلیان نے کفل الفقہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-
”جان تک کفل الفقہ کا تعلق ہے امام احمد رضا خاں کے دلائل کا مودودی کے دلائل سے
تقابل کیا جانا چاہیے، کیونکہ دونوں نے شہود کا رد کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی
بنیادوں پر؟“

(مکتوب انگریزی محرمہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء، نام راقم الحروف محمد سعید احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(د) صاحب القلم الاسعاس والکلم الفائق لطفها نسیم الاسعاس ۱۷

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی مشکلات بیانہ

ببديع منطقة الجواهر انظمت ۱۸

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع، جس کی

لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد (مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطرین کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيداكتساب ۱۹

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زورِ بازو سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد محمد حیدری مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوذاً من عسجد و جوهره

من عقود دس و یا قوت و شایر جدد ۲۰

۱۷ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۲ھ، بنام احمد رضا خاں۔

۱۸ امام اکبرین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۷۳

۱۹ امام احمد رضا خاں، رسائل و منویہ (ترتیب محمد عبدالحکیم اختر شاہجانی پوری مغربی) ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ، ص ۶۶

۲۰ امام احمد رضا خاں، حمام اکبرین، ص ۱۰۱

” تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت

اور زبرجد کی لڑائیوں سے ایک جوہر “

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا المستجوبہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول سلسلہ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سبک مرورید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی۔۔۔۔۔ ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبدالصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناشر
” اور سب ناظم و ناشر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے
ہوتے ہیں “

اور شیخ اسعد بن وہاب مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت بہ الاواخر علی

الاحوال و الفہامۃ الذی ترک متبیات

سحبان باقتل بہ ..

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم و لا

جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقتل بہ زبان

کر چھوڑا “

اور شیخ علی بن حسین مکی نے رب البلاغۃ کے خطاب سے نوازا ہے ۔
 ذَا خَبْرَةٍ مَوْلَى الْمَعَارِفِ وَالْهُدَى
 رَبُّ الْمِبْلَغَةِ مِنْ بِيَدِهِ الدِّينَانِ هَتَّاهُ
 ”رب بلاغت کا، معارف کا، ہدٰی کا مولیٰ، صاحبِ علم کہ دنیا کا،
 ناز و نریت۔“

امام احمد رضا کا مہتمم فقہانیت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۶۲ھ نے لکھا ہے کہ
 امام احمد رضا :-

”بعد وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 تمام اقطار ہندو بنگال و برہما حتی کہ چین، امریکا و افریقہ و عدن وغیرہ
 سے مرجع افتاء ہوئے ۔
 خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں :-

”فقیر کے یہاں علاوہ ۔۔۔۔۔۔ دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ
 کے کارِ فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے
 نادم ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگال و
 پنجاب و طیار، برہما و ارکان و چین و غزنی و امریکا و افریقہ حتی کہ
 سرکارِ عربین و بحرین سے استفادہ کرتے ہیں اور ایک دہشت میں
 پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں“ ۔

۱۔ حامد رضا خان : سلامت اللہ لاہور (۱۳۳۱ھ) مطبوعہ بریلی ، ص ۵۴، ۵۵

۲۔ امام احمد رضا خان : العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ ، ج ۲ ، ص ۱۲۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفادہ
اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور
علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

(ب)

فتاویٰ اکھرمین (۱۳۱۷ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حسان الحرمین (۱۳۲۵ھ)
اور کفل الفقہ القابم (۱۳۲۲ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عربین
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی
ان کا ہم پل نہ ہوگا۔ ایسے علمائے عربین کے تاثرات ملاحظہ کیجئے :-
(۱) شیخ آدم بن حیرہ کی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة بها على افضل القائل ان
قدوة الاماثل له

” اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء کا
جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان کی فرماتے ہیں :-

الذى شهد له علماء البلد الحرام بان

السيد الفرحا الامام له

(ج) شیخ عبداللہ نابسی مدنی فرماتے ہیں :-

وهو لنا دسرة هذا الزمان وعزة هذا الدهر

والاوان..... يتيمة الدهر بلا توان له

۱۔ احمد رضا خاں : رسالہ رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱ ، ص ۱۵۲

۲۔ احمد رضا خاں : حسان اکھرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

۳۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۲-۹۶

(۵) شیخ محمد مختار بن عطار و اکبادی لکھی فرماتے ہیں :-

وان انمولف من سلطان العلماء المحققين
في هذا الزمان وان كلامه كله حق صراح
فكانت من معجزات نبينا صلى الله عليه
وسلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام
الواحد له

” بیشک مولف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی
ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ بہار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس بیگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالیٰ
نے نقل فرمایا۔“

(۶) اخوند جان بخاری مجاور عزمین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واواخرهم على اقدام اوائلهم بيل
التواب ما لم يظهر من اوائلهم وقبائلهم
فهم في السجد والاجتهاد اسديد من اهالي

سید احمد رضا خاں : الدرة المكية ، مطبوعہ کراچی ، ص ۴۷۰

امام احمد رضا کے غلیفہ مولانا ظفر الدین رهنوی بہاری (م ۱۳۸۶ھ) سے امام احمد رضا
کے اقادات حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الاضدادۃ الرهنویہ رکھا، اس کا نقلی نسخہ
مولوی محمود احمد قادری امدد احسن المدارس، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تبحر و تعمق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل النومی (معزہ
مولانا افتخار احمد قادری و مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی قاضیانہ
کتابچہ والامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء/ ۱۳۹۹ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالہ مذکورہ کے اہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔

اکثر البلاد سے

” ان کے پچھے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے جو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش واجتہاد میں بڑھ کر رہے۔“

(۱) شیخ محمد حسین احمد انجیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-
کیف لا وهو امام المحدثین سے
”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(۲)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء بحرین کی نظر میں امام احمد رضا قدوة الامثال تھے، یکتائے زمانہ تھے، سلطان الحقائق تھے، سلطان الجہتین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے۔ ان کی ہیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ رحمہین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، یہ شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو پندرہویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لئے۔

مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت (پولی - انڈیا) میں اپنے دوست مولانا وصی احمد محدث سورنی (م ۱۳۳۷ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب عقود الدربہ فی تنقیح الفتاویٰ اکامدیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:۔

” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی بحر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے پہلے کی صدیوں میں کبھی نظر نہیں آتی، سوائے صدر اول خیر القرون سے اور اسکے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی جہت اشجیر قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب حرم امکہ مظلہ (سید اسماعیل بن علیل نے بیان تک فرمادیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

استی لا یقدر علی مثلہا اکثر الحفاظ علیہ
 ” ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظ علوم کہلائے۔“

امام احمد رضا کی اسی میثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف کی نئے کاغذ پر

الذی افتخر بوجودہ الزمان علیہ
 ” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵)

امام احمد رضا اپنی فقہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں، حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی عظیم مکتبہ مظہر شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

انعم الامانة في اعناق العلماء والله

تعالیٰ اعلم

”علم عمار کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ

جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفاہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی تمکاس ال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھٹک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

امین کان شیعہ جمال بن عبد اللہ من هذا

النص الصریح

”شیخ جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی مکتبہ مظہر) اپنے دورِ قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں لگے تھے؟

۱۔ امام احمد رضا خاں : محفوظات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۱۳۷-۱۳۸

۲۔ امام احمد رضا خاں : المفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۱۹

۳۔ امام احمد رضا خاں : ص ۲۱ (مختصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتبِ حرم شیخ اسماعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللہ اقول والحق اقول انہ لو سراھا ابو حنیفۃ
النعمان لا فترت عینہ ولجعل مؤلفہا من
جملۃ الاصحاب

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(ھ)

یہ زوالیہ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۹ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گزرے تو وہ دل و جان سے گرویدہ ہو گئے — — — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوة العلماء (دکن) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشنِ تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی ہمارے شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلینۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعه فتاوی الامام احمد رضا
البریلوی؟

حاضرین نے بات سنی اُن سنی کر دی — — — اکجامۃ الاشرافیہ (مبارک پور، عظیم گڑھ) کے استاد مولانا محمد سلیم اختر الاملی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے، جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے پیسف کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم پرنسپل لار کے مصنف پروفیسر محمد علی جے پور کے پارسی سیکریٹری آف اسٹڈیٹ سر کھبانا کے ہاں وہاں ہوئے، سر کھبانا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے تابعی علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مؤرخ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) سر کھبانا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سننے سے

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہ حنفی میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ"۔

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

ملہ محمد حسین انصاری: امام احمد رضا، باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (الحاشیہ نمونہ: سید یونس دہلوی، ہینڈل کے پروفیسر جے ایم ایس بلیمان (شعبہ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مستفاد

ملہ نیکوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ مرحوم نور احمد قادری، ۹۸۱، از سہم آباد

جعلک اللہ من النعم حسنین ۛ

” اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپ نے

حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو بحسن میں شامل

فرمائے۔“

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق
ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

ونسرجو ایضاً من حضرت کمدان سترسلوا لنا

بعضاً من تالیفکم العربیۃ ۛ

” آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیں گے۔“

علماء عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر
یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر
لا یا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے
کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فتاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ
پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم اشکار ہو سکے۔

ۛ مکتوب سید اسماعیل بن عقیل، محرمہ ۱۲۹۵ھ، اردی الحجہ ۱۳۲۵ھ، بنام امام احمد رضا۔

ۛ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرمہ الحرام ۱۳۲۵ھ، بنام احمد رضا

ۛ ۱۱ شوال ۱۳۹۵ھ میں مولانا ارشد القادری (سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان)

نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، ایڈیٹر یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فتاہت پر

ڈاکٹریت کر رہے ہیں، پھر ۱۳۹۹ھ میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری

مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ

یہ مقدار اسلامک پبلی کیشنز سنٹر، چٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانا کے موصوف نے ازراہ عنایت اگلی

ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقیر اسلام

(بقیہ صفحہ آئندہ)

مقام امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، مہی نہیں بھی شادی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرین شریفین میں نہ صرف علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ ان مشائخِ اجازتِ حدیث و بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرین کو جاری کیں اور ان کی کتابت سے جو علمائے حرین نے آپ کو بھیجے نیز خود امام احمد رضا کے ملفوظات سے ان کے

— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی دقیق ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فعالیت اور علمیت سے باخبر نہیں۔

مستود

مفت سید شجاعت علی قادری (دارالعلوم نعیمیہ کراچی) نے مجدد الامر کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیق مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو سے مدد پر متعلق تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپیدائے ہے۔

لے حامد رضا خان: الامارات العربیہ، مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

لے احمد رضا خان: المفرد، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴۱

صاحبزادے کی نگارشات اور علماء عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔
حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :-

(ا) بل اقول نوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدفاً

”بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی

کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔“

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی در دیوی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الامۃ المجددہ لہذا کا الامۃ لکھ

”اماموں کے امام اور اس امت مسلمہ کے مجدد“

مجدد امت، شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا

اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا ملکہ کے آئینہ دار ہیں۔ ————— مجدد

وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ

ہوتا ہے۔ ————— آئیے دیکھیں مولانا سید مومن البری مدنی کیا فرماتے ہیں :-

(ج) فهو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوحد

کیف و فضلہ اشہر من ناس علی علم

”وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں

کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ حامد رضا خاں : کفل الفقہ الفہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۲ تا ۸

۲۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۳۹۳ھ) ، ج ۲ (۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ احمد رضا خاں : حسام اکرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۱

۴۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوب سید مومن البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو ہیاڑ کی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔“
اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعقیق و تفکر اور دلائل و براہین کو
دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں :-

(د) الدالة على سوسخ علوم المؤلفات العالم
العلامة الفهامة الذي هو في الاعيان بمنزلة
العين في الانسان له

” یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مولف عالم علامہ، فاضل قلم ہے
اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ۔“
واقعی مجددِ عصر کی حیثیت اپنے اعیان و اقراں میں ایسی ہی ہوتی ہے
جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتلی
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماءِ عربین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(ا) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میر داؤد عینی کی وجہ
سے امام احمد رضا کے پاس نہ آ سکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا
کی زبانی رسالہ الدولۃ المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا
نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو تبیاختہ ارشاد فرمایا :-

انا اقبل انرجلکم انا اقبل نعالکم

” ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں۔“
(ب) مکہ معظمہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا

در: زیارتِ روضۃ النور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :-

”روضۃ النور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دم نکل آئے“ طہ

اس وقت سابق قاضی مکہ منظر شیخ صالح کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بہت بار

خبریں سنے فرمایا :-

نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود

”ہرگز نہیں، روضۃ النور حاضر ہو کر پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر

مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو“

(ج) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی عینی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

انی مقیم بالمدينة الامينة ممتد سنین

ویاتینہا من الہند الوقت من العلمین فیہم

علماء وصلحاء و اتقیاہ سأتہمدید و سرون

فی مسکت البلد لا یلتفت الیہم من اہلہ

و اسی العلماء و الکبار العظام الیک مہرین

و بالاحیال مسرعین ذلک فضل اللہ یؤتیہ

من یشاء ۛ

”میں ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے

ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اتقیاہ سب ہوتے ہیں

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی

ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی عجیب شے

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں اور تعظیم بحالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :۔
(ا) مولانا علی قاسم نے حج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکہ معظمہ) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :۔

نحن تلامیذ تلامیذ اعلیٰ حضرت
مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ
اللہ علیہ

توسید محمد علوی سرقد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :۔

نحن نعرف بتصنیفاتہ و تالیفاتہ
حب علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ
ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض بدعت کی نشانی ہے۔

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر سیدہ بزرگ علامہ شیخ محمد مغربی اکبر آری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

ایک ایک سے لے کر پورے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

” حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے سمجھ

اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں

اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں “

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے

امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :-

” میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح

یاد ہے کہ علمائے عرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی

دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی

ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا “



امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین

متاخرین پر گہرے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و

عرفان ہے، ان کا ہر فتوہ سے ایک تحقیقی مقالہ کا کم رکھتا ہے، ان کے فتوے جو

بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں، اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق

مدون کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی شرح المطالب فی محبت ابی طالب (۱۳۱۶ھ) ہے، شکل سے، ۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔
— ان کا وجودِ سعود عالم اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اور پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جاتیں چنانچہ جب ۱۲۱۷ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا اخوند جان بخاری مجاہدِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیری الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امکن تحریرها من غیر المؤلف الالمعی

التحریر لکنها مما یستبعد اتہامها فیما

ذکرہ من زمان قصیدہ

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مجال ہے کہ ذکی الطبع اور
ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی لکھ سکے، مگر یہ بات بعید
ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی
مثلاً الدولۃ الکبیر سارے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور کفیل الغفرۃ
القائم دودن میں مکمل ہوئی۔

(ج)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف
میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا
پیغام لے کر آتا۔ مولانا رحمان علی نے ۳۵۰ء میں اپنی کستاب
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے
بارے میں لکھا ہے:-

تصانیف و سے تا این زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند

۳۶ء ۲۶ء رذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

۳۱ء ۲۱ء رذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

۳۵ء رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:- ۳۵۰ء میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے حیاتِ اعلیٰ حضرت مرتب کی
اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوف لکھے ہیں:-

یہ تصنیف تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں مدح و تحقیر

کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا مفصل بیان حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں

آتا ہے۔

امام احمد رضا نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے عربین کو سنداست اجازت جاری کرنے پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضا نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا النسبویہ فی الفتاویٰ سے الرضویہ کی ساسست جلدیں مکمل ہو چکی ہیں ۱۔

محرم ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے مولانا عبد المجید آبادی کی کرائسٹ پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا: اجل المصنفات المجدد (۱۳۲۴ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غالباً سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں سچا علوم و فنون پر امام احمد رضا کی ۳۵ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰ عربی ہیں، ۲۷ فارسی میں اور ۱۲۲۳ اردو میں۔

مولوی ظفر الدین رضوی نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے:۔
 " یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب محترم
 ۱۳۲۴ھ تک سطر سے تین سو تین تالیفات ہیں، میں نہیں کہتا کہ سب
 اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں
 میرے پیش نظر ہیں، فضل خدا سے امید واثق ہے کہ اگر نقص نام
 اور تمام قدیم و جدید کتب پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس
 رسالے اور تکمیل ۱۔ ۲۔ ۳۔

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۲ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ حسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) کو لکھا:۔

”مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں اہل المعدود کو اہل المفصل
 کر دیتا، اعلیٰ حضرت قندہ کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکات
 مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبہ
 عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور
 کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں۔“

۱۹۳۹ء میں ماہنامہ المیزان، (بمبئی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر
 شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے
 نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے
 شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب انوار رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے۔
 امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے تلمیذ
 رشید علامہ مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد
 ۱۰۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ والتالیفات
 الباہرۃ الی بلغت اعدادہا فوق
 الالف

اور مولوی محمد احمد رضوی قادری (تلمیذ ڈاکٹر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، بحرہ ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری

۲۔ المیزان (بمبئی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء/۳۹۶ء، ص ۳۰۶-۳۲۵

۳۔ انوار رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۹۷۶ء ص ۳۲۸-۳۲۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامہ (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء) کے ص ۱۹۳،

۳۰۶ امام احمد رضا کی ۶۳ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستورد

۴۔ غفری رسول دایوبی، العقائد المنتقدہ (۱۲۷۰ھ) مع تالیقات امام احمد رضا، المعتمد المبتدئ (۱۳۲۰ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۲۶۶
 (ضمیمہ از محمد اعجاز ولی خاں)

رضوی خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

” آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النسخ کی شرح لکھی، یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتا ہیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں “ ۱۔

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف نواتک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۲۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی ۲۔ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ) انڈیا میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد سلیم اختر اعلیٰ اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

” فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی “ ۳۔

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سر دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل الموبہی فی معنی اذاحیح الحدیث فرمودہ بی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علماۃ اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶

۳۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۳۹۶ھ

۴۔ محمد سلیم اختر : امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظریں، مطبوعہ لاہور آباد

۱۳۹۶ھ، حاشیہ، ص ۲۲

(مدرسہ مولانا افتخار احمد قادری)

- ۲۔ فتاویٰ الحرمین برحمتہ ذوالعین (۱۳۱۷ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
 - ۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
 - ۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ) ، مطبوعہ کراچی
 - ۵۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدائم (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور
 - ۶۔ حسم الحرمین علی منحر الکفر والین (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
 - ۷۔ الاجازۃ المتینۃ لعلما ربکے والمدریہ (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
 - ۸۔ علی الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۹ھ
 - ۹۔ جلالتمار حاشیہ ردالمحتار (زیر طبع ۱۳۲۴ھ) ، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ
- زبان عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں،

آخری کتاب جلالتمار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-

اس جوان لوجردت تعلیقاتی من ہوا مشہ
بلغت مجلدین مع ان فیہا ما ہی ایملوات
وحو زلت علی اسفاری او علی فتاوی
او تحریاتی لہ

”مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو
دجلوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،
اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارت بھی
کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے اپنے مکتوب ۱۴۵۶ھ ۶ اپریل ۱۳۷۹ھ

۱۳۷۹ھ میں یہ خبر دی ہے کہ جلالتمار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماء عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔

امام احمد رضا پر کام کی فہرست

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی متقنی ہے کہ عالم اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ خا ت یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی مساعی کو تیز کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دور سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذ رشید سید محمد رشید کھوجوی کے فرزند ارجمند وجاہتین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۷ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلا نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد (م ۱۳۹۸ھ) کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکت حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) نے انوارِ رضا کے نام سے ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (۱۳۹۸ھ) شائع کیا۔ مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلمہ کیا ہے، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قسوی اور مولانا محمد سرمد احمد حشمتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابل قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد حسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

(ب)

سرہی میں غالباً سب سے پہلے ازبر نوین پریسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر اکثری الدین لوائی

۱۳۵۷ھ اور ڈکٹر محمد اسد نے بہار احمد رضا پر کتابیں کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۵-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مسعود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سے تقریباً ۵۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

مسعود

۱۳۵۷ھ جناب محمد صادق قسوی نے خلیفہ کے علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد سرمد احمد حشمتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے مشاہیر فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

۱۳۵۷ھ مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا اور باپ علم و دانش کی نظریں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۱۳۹۸ھ میں لاہور سے طبع ہو کر مبارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے، مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا سالہ الفضل الموصیٰ، سرہی میں منتقل کیا ہے،

مسعود

یہ رسالہ ۱۳۵۷ھ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

نے مسکاً اہل حدیث ہوئے امام احمد رضا پر ایک ذہنی مقالہ لکھا جو مشہور جریدہ شریعت شرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۷۷ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ————— جزوی طور پر مفتی محمد اعجاز دلی خاں نے استندالمعتد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۶۴) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اعلیٰ الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۷۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۲۰) اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معربہ رسالے الفضل المودعی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الائمہ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں کو روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ء میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ء سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بن الفقہاء والاصوین تحریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائل رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۲ء اور ۱۳۹۳ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۳۹۲ء، ۱۳۹۳ء اور ۱۳۹۵ء میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۳۹۷ء میں شائع ہو گیا ہے۔ ————— مغربی دنیا کو

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم، ۱۹۳۹ء میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :- (ترجمہ)

”مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں۔“

تعجب ہے کہ شعبہ اسلامیہ کا کونڈیشن اور جہانگیرہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ ۱۹۴۵ء میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :- (ترجمہ)

”بلاشبہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو۔سی۔ اسمتھ کی کتاب

ماڈرن اسلام ان انڈیا اور ایم عجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا کا ذکر نہیں کیا گیا، بالعموم برہموی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے۔“

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (ترجمہ)

”یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابل

افسوس ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت

ہوئی ہے ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے

ہیں۔ میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ

مرکوز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں۔“

۱۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء از لیڈن (ہالینڈ)

۲۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء از لیڈن (ہالینڈ)

۳۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر یاربرام شکات نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860 - 1900 (BERKELEY, 1974) .

اس مقالے کے انٹرویو باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گذرا، فاضلہ موصوفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں، امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم اضافہ کر لیں گی۔ — جناب غلام سرور صاحب (صدر المنتظر پاکستانیہ الدعوة الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں۔

(۵)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں، خصوصاً دنیائے عرب پر، چودھویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ — وہ ہندی ہونے ہوئے عربی تھے۔ — اگر یہ امام و جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جبریت انگیز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، پسج ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہوا اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سرِ دست آنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس سے کرپاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علوم اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور مل! اے محققو! امام احمد رضا کی روحِ نغم کو بچا رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ علمی ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کہنا افسوس ملتے رہ جائیں۔

اختر محمد سعید احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
محکمہ، (سندھ)
پاکستان

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ
۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء

ماخذ و مراجع

ابن عابد بن محمد بن بن عمر :	عقود الایوبیه فی تفتیح فتاوی اکاماریه (۱۲۳۸ھ)
ابو الحسن علی ندوی :	نزهة الکواطر و سحرة المسامح و النواظر، مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد ہفتم، سن ۱۳۹۵ھ
احمد رضا خاں، امام :	الدولۃ الکبیرۃ بالمادۃ الخیریہ (۱۳۱۲ھ)
" " :	حالات بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی
" " :	رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا محمد غلام حکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور سن ۱۳۹۲ھ
" " :	رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور سن ۱۳۹۲ھ
" " :	افیوض المملکیۃ لمحبة الدولۃ الکبیرۃ (قلمی) سن ۱۳۲۵ھ
" " :	کفل الفقیر الفاکم فی احکام قرطاس الایام (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور
" " :	جد الممتار غاشیہ رفاختار (قبل سن ۱۳۲۲ھ)، مطبوعہ حیدرآباد دکن
" " :	حجۃ الکریمین علی منجر الکفر والین (۱۳۲۲ھ)، مطبوعہ لاہور سن ۱۳۹۵ھ
" " :	النیرۃ الوضیعیۃ فی شرح البکریۃ الخیریہ (سن ۱۳۹۵ھ)، مطبوعہ لاہور، مطبوعہ محمد سعید حسن سن ۱۳۹۵ھ

اختصار مستندینا رنجاة الابد ۱۳۲۰ھ، مطبوعہ لاہور	احمد رضا خان، امام
مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ	
افضل المومنین فی معنی اذا صح الحديث فهو مذکور (۱۳۱۳ھ)	" "
مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ	
اجلی الاعلام ان الضیقت مطلقاً علی قول الامام	" "
مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ	
الخطایا المتنبوہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۵،	" "
مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ	
الاغیازاة الرضویہ لمجل مکتب البیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ	" "
رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ	
فتاویٰ کثرین بر حث ندوة بین (۱۳۱۶ھ) مشمولہ	" "
رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ	
الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی	" "
صورت البتایہ فتح اعلام اکھروالہدیہ (۱۲۸۵ھ)	" "
(قلمی)	
الاجازات المکتبۃ لعلیاریکۃ والمدینہ ۱۳۲۴ھ	" "
مرتبہ مولانا حامد رضا خان، مشمولہ رسائل رضویہ	
ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ	
شرح المطالب فی بحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ	" "
رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ	
سوانح حضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی، مشمولہ	محمد مہدی
سوانح حضرت امام احمد رضا بریلوی، مشمولہ	بریلوی
وہب شریعت مطبوعہ لاہور	

حسین احمد دہلوی : سفرنامہ شیخ الہند ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

رحمان علی ، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد الیوب قادری) ،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ

گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

البین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

مجددالامہ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

مجموعہ رسائل ، حصہ اول ، مطبوعہ کراچی

مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۷ھ

مجموعہ رسائل ، حصہ سوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۵ھ

حیاتِ علی حضرت (۱۳۵۷ھ) ، مطبوعہ کراچی

لجبل المعبد لتالیفات مجدد ، مطبوعہ پٹنہ ۱۳۲۷ھ

انافاد است الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

نہجۃ الخوط و بیحۃ المسامح والتواضع ، جلد ہفتم ،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۷ھ

سفرنامہ رحمتِ طہین ، مطبوعہ بنگلہ دیش

نوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریعت ، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۶ھ

جملہ بیادری ادرتک مولات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

عبدیہ بنسرق ، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ

نجم سودا احمد، پروفیسر : تخریب آزادی ہند اور السواد الاظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
 " " : کلام الامام (قلی، مولفہ شہ) (۱۹۷۸ء)

محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (امام احمد رضا نمبر) مطبوعہ ممبئی ۱۳۹۶ھ
 محمد صادق قسری : خلفائے اعلیٰ حضرت (قلی)، (غزوہ حکیم محمد موسیٰ
 امرتسری، لاہور)

یسین اختر مصباحی، مولانا: امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظائیں، مطبوعہ الآباد ۱۳۹۷ھ

محمد بیٹے رضا خاں، مولانا: الطاری الدلاری لغوات عبدالباری (۱۳۳۹ھ)،
 مطبوعہ بریلی۔

مرید احمد چشتی، مولانا : خیابان رضا و جہان رضا، (ذیر طبع) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب التوحید
 جلد اول
 تصنیف مولانا محمد رفیع
 تہذیب اسلامیہ لاہور

امام احمد رضا



اور

علمائے اسلام

اشاریہ علمائے اسلام

مکرمہ

احاطے گرامی تاریخ و کتب کتابت صفحہ

- ۱۔ امیر ایضاً نری بن السید احمد، مفتی مالکیہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۸
- ۲۔ اسماعیل بن خلیل، حافظ کتب احکام ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۹
- ۳۔ حسین بن محمد، مدرس علم شریعت مدینہ منورہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۱
- ۴۔ محمد زکیم اللہ صاحب چکی (مخطوطہ عجیب) ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء ۱۱۲

دارینہ منورہ

- ۵۔ محمد بن محمد بن محمد خیر الساری عباسی مدنی ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۲
- ۶۔ تیسع بن اصطفیٰ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۴
- ۷۔ عبدالقادر علی حسنی الخطیب ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۶
- ۸۔ عبدالکریم ابن التازی بن عزیز التونی ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۷
- ۹۔ الماتنی، مدرس حرم نبوی۔ ۱۱۸
- ۱۰۔ عبداللہ احمد اسعد الکبیلانی حسنی الحسینی ۱۳۰
- ۱۱۔ علی بن علی الرحمانی، مدرس حرم نبوی ۱۳۲
- ۱۲۔ غلام حیدر صاحب مدنی ۱۳۳
- ۱۳۔ محمد بن سید الوائس حسنی الادریسی ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۲۴
- ۱۴۔ محمد زکریا الادینی الانصاری ۱۲۵

- ۱۳- محمد یعقوب حبیب، مدرس حرم نبوی ذی القعدة ۱۳۲۹ھ / ۱۳۱۱ھ
- ۱۴- محمد حسین بن سعید، " رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۳۱۱ھ
- ۱۵- محمود بن صیغہ المدنی ۱۶- ۱۷- محمد بن صیغہ المدنی ۱۸- محمد بن صیغہ المدنی ۱۹- محمد بن صیغہ المدنی ۲۰- محمد بن صیغہ المدنی ۲۱- محمد بن صیغہ المدنی ۲۲- محمد بن صیغہ المدنی
- ۱۳- محمد یعقوب حبیب، مدرس حرم نبوی ذی القعدة ۱۳۲۹ھ / ۱۳۱۱ھ
- ۱۴- محمد حسین بن سعید، " رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۳۱۱ھ
- ۱۵- محمود بن صیغہ المدنی ۱۶- ۱۷- محمد بن صیغہ المدنی ۱۸- محمد بن صیغہ المدنی ۱۹- محمد بن صیغہ المدنی ۲۰- محمد بن صیغہ المدنی ۲۱- محمد بن صیغہ المدنی ۲۲- محمد بن صیغہ المدنی

شام

- ۲۳- احمد رمضان ۲۴- عبد الحمید بن بکری العطار الشافعی شیخ ۲۵- محمد آفندی الحکیم ۲۶- محمد امین سوبیدالمدنی ۲۷- محمد امین السفرجلانی و امام و مدرس ۲۸- جامع مسجد حجتدار ۲۹- محمد بن سعید العطار ۳۰- محمد تاج الدین بن محمد بدرا الدین الحسینی
- ۱۳۹۰ ۱۴۰۰ ۱۴۱۰ ۱۴۲۰ ۱۴۳۰ ۱۴۴۰ ۱۴۵۰ ۱۴۶۰ ۱۴۷۰ ۱۴۸۰ ۱۴۹۰ ۱۵۰۰ ۱۵۱۰ ۱۵۲۰ ۱۵۳۰

- ۳۰۔ محمد یوسف بن علی الدین ابن احمد
 ۱۵۴۱ء۔
 ۳۱۔ بشیر المصطفیٰ
 محمد عطاء اللہ، شیخ
 ۱۵۶۱ء۔
 ۳۲۔ محمد القاسمی، شیخ، مدرس مدرسہ عثمان
 ۱۵۷۱ء۔
 ۳۳۔ محمد یحییٰ لفتی نقشبندی
 ۱۵۸۱ء۔
 ۳۴۔ محمد یحییٰ لکھنوی، مدرس
 ۱۵۹۱ء۔
 مدرسہ دارالحدیث۔
 ۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفتاب لکھنوی
 ۱۶۱۱ء۔
 شیخ مدرسۃ البدایہ



مصر

- ۳۶۔ ابراہیم اعظمی الشافعی
 ۱۶۸۱ء۔
 (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)
 ۳۷۔ عبدالرحمن المدنی المصطفیٰ
 (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)

عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی
 مدرس اول فی مدرسۃ الامام اعظم

۸۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أرسل سيدنا محمداً رحمة للعالمين وظهر على علوم الأولين والآخريين وظهر
بعلوم الغائبات والغيب حتى أتم من ظهر قلبه من ألتك والربيب دلي الله عليه وعلى آله
وصحبه والتابعين وما يعصمهم من كل ذي لب إلى يوم الدين أما بعد فقد اظففت على الربك نه نامياً
بالله أنما ناسه في الزاد القبيصة مؤلفها غفرته الزمان وزياد القوان منبه لهم في سب
وملكه في ربيد ولد عدنان جناب عرق سوزنا الشيم احمرها خاش الخال عرويه في
كل موفق قومهم ويرتدع هم كل ذفاك اتيهم فوجدنا رسالة محقة تحريراً لهيب قاضية
سؤمكريبها نوال والعطف وليس فيها ينزعه اهل الزفر من الربيب من انسا واذيب
علم الله وحلم رسول الله في الغيب اجاز الله مؤلفها بحبر ابراهيم ورسول في اسود من استانه
نجا في بحره العظيم في القاسم من هو المصلح الربيب في قم وخاتم جعل الله علم
وصيه محمداً رسول الله في الغيب سكته لا غير في بلاء النفس اهل الغيب من الله محمد بن محمد
خادم فتوى الكاظمية في سنة حشر الله به حاشا اذيعا

محمداً
عليه السلام
والآله
وصحبه
التابعين

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ

مشتق من معجمنا مشتق من معجمنا مشتق من معجمنا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد فقد كما اعنت
هذا الكتاب المهني بالدرة الحكيمة بالمادة الغيبية تأليف
العلامة العالم السني الكامل الشيخ أحمد رضا خان الهندون
السريلوني فوجدته أجمل برهان ساطع واقوى حجة
قائمة كمنصور المنير بين برادل دليل وانما انوف المحدثين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صار جميع النصوص ومن فاضل المؤلف في جميع ما كتبه فهو محقق
ومدق نوع كماله من زيد وجزى الله عنا خيرا المؤلف والشيخ به
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفاها المسونة في كتابه مشرعا هذا الحق
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجرات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهديوي تضيئ من الموقنين ولا حاجة إلى جلب
النصوص فلم يبق لكل من المسلمين إلا الرضا والقبول وبه اعلمت
الواقف عليه ولله أسأل أن يكثر من أمثال المؤلف الشيخ أحمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيرا واجزل لهم اجرا
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين
كتبه الفقير إلى عفو ربه وضوائفه الحسين بن محمد بن علي بن
محمد بن أبي الكبيش بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد
أبو نصر بن أحمد بن يحيى بن أحمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن محمد بن محمد بن عبد السلام بن شيش بن أبي بكر
ابن علي بن كثرمة بن عيسى بن سلام بن مزور بن حية بن محمد بن
أدريس بن أدريس بن عبد الله الظاهر بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
أبن أبي كالب رضي الله عنهم أجمعين وكتابهم أبي أم
في صفر الحرام ١٢١٤ هـ في المدينة المنورة بنوار سائنها بالصلاة والسلام
على سيدنا محمد وآله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله
وآله وصحبه أجمعين

أما بعد فإحدى فضليات سيدنا الأستاذ الموقر الشيخ محمد بن عبد الله بن
السلام شيخنا هذا ودعا الله عز وجل أن يعرض علينا أول تلغراف
هو ثاني تلغراف يخصه الدولة الملكية وقال فضيلة الأستاذ الشيخ
سيد محمد أفندي كخطار أرسلها إلى فضيلة المفتي أفندي لورجل
أن يقرض عليها وإن شاء الله تعالى قريبا يا أحد عاويطينا
يا أحبا ونرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الوصل بوجاهة ومن
عند حصة شيخنا وولد الشيخ محمد تاج الدين أفندي
وحصة الشيخ عبد الحميد أفندي كخطار سيد عالم السلام



وهو الذي عبرت أوديس القرن بالظلال ثم ان المؤمنين يتفاوتون في ادراكهم لكل
 ادرك من ذلك بحسب قربه منه صلى الله تعالى عليه وسلم واما عظم الناس ادراكا الخلفاء
 الاربعة رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي كما علم اشدة الناس قربا منه صلى الله تعالى عليه وسلم
 لكن لما اختلف مقاماتهم اختلف ادراكهم فكل ذي مقام ادرك منه صلى الله تعالى عليه وسلم
 حقيقة توافق مقامه كيف وادراج العلم وادراجهم من الانبياء والمرسلين
 وجميع عباد الله الصالحين تسلطوا من ودية الله تعالى عليه وسلم العلم والحكمة والعرفان الربانية
 والكرامات المكنونية والقدرة على العلم والادراج فكل ما يرد على القلوب
 من المنزلات العرفانية واللمح الالهية من ودية الله تعالى عليه وسلم اذ هو الهادي
 والهدى لكل من اخذته في غيره من الهداية في فروعها على ما في ذلك لتهدى
 الى صراط مستقيم وغاية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع انبياء والمرسلين مستندون
 من روجه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الدار الحجاب فهو معي الهدى في الهدى في جميع الدارين ^{او نداء آخر} فلهذا

حمد من المولى بغير توسع : يا محمد المولى جملة بغير تفرقة
 تناديه يا خير النبيين والصلوة علينا من الغيبيات المبررة

حفظناه حال الرجاء عندكم

انما علمت هذا ما علم ان الوهابية قوم جاهلون بحكم الحق خافلون فانهم يقال في حقهم
 ولا على مثالي بعد اخطاء ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة الملتزمة
 فانذرت النورية ذات القدر والفضل تأليف الاستاذ الفاضل الشيخ احمد رضا

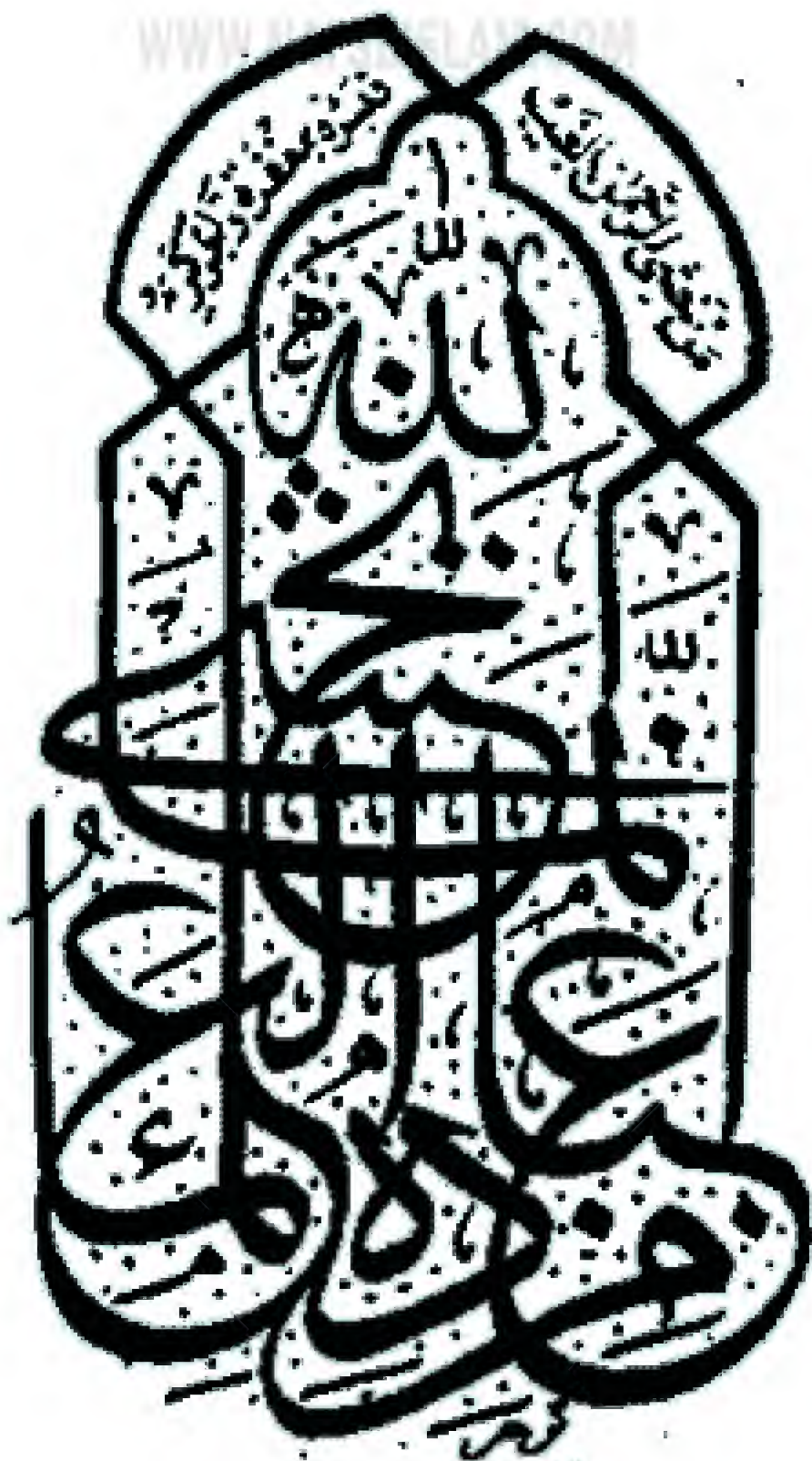
الحنفى القادرى قانه قد بين فيها ما يزيل الللم و يذهب السقم من روع
 المتأففين و قمع الجاحدين فخره الله تعالى خيراً جزيلاً و البقاء فى تخورهم
 سيفاً مسلواً و صلى الله تعالى على سيدنا محمد الفاتح لما أغلق و الخاتم لما سبق
 ناصر الحق بالحق و على آله و صحبه و سلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير

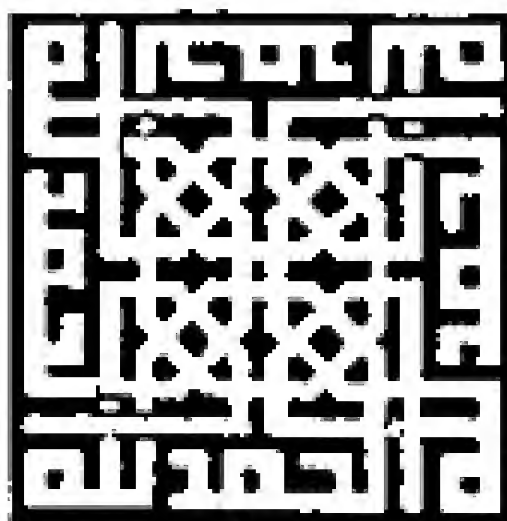
السناوى منشأ و العباسى نسباً

و المذنبى اقامة تحريرافى ٥

من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هـ يوم الخميس ١٠ ربيع الاول ١٣٣٠ هـ



بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على أشرف خلقه الله وعلى آله وصحبه وسائر أئمة أهل البيت
عليهم السلام والفقير اليه الداعي السبيل والجامع عليه الملكة السيد أحمد به سبدي وبولاي العالم الصالحين المرحوم البرور
السيد الشريف الحاج محمد اسعد افندي به المرحوم البرور السيد الشريف محمد نعمة افندي به المرحوم الشريف
السيد عبد الرزاق افندي الجيادي نقيب السادة الشرفاء وغنى الاسلام وشيخ السجادة القادرية بمدة
نجاه العالم النصل نسب الشريف الطاهر بمضرة جده سلطانة الاولياء سيدنا عبد القادر رضي الله عنهما
رحمهم وسبلنا جده المحيىب الاعظم بأنه يكونه وسبلنا الى الله الله قد كملت الطرف وسرحت النظر وظاهر
هذه الرسالة الحاوية على نفائس الدرر المباركة البهية السماة بالدولة الملكة فحصل لي تمام السرور ودعوت
لذلك بطلان الوجور ارتفاع المحيىب يوم النكور ربانه يتقدم الله عز وجل برحمته ويديم عليه سائر نعمته
ويجعل جازته الرضا والقبول ويهدي اليه الهدى والوصول اليه اما وصف تلك الرسالة المعيرة فانها بمنزلة
شقيقة عمدة المتبع والتقليد المحب وذلك لخبريت عن الرضاب صفها وطوبيت دورته كشيء اذا به يطارط
الفضل والبيعة كثيرة وزنا بازيم من الحقيقه وجديرو بقى علينا شئ وهو ذكر فضل المؤلف سلام الله وانا له
رحمة ورضاه فهذا انما هو مشهور بالعبارة المشهورة من رزاهل الفضل به قامه ورائه وقد تلاقيت في مدينة الله
طائفة الطيب بالرجلة العالمية الصالحة المتعارفة بالعدلية ولها بالخرى الى اجتماع وعرف فوصفها لي بأحسنه
واكمل وصف ولما سرعالي حاله من عذوبة محبة سيد الانبياء واخلاق من مودته بدينه سلطانة الاولياء لم يسعني
محبة الله الغريب المحب لا محبة المحب (هو محيىب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسراغ
فيل حصل الاجتماع وقد تقوم مقام العيون في عيات الزاها والخصبة تصفه قبل العبد في بعض الاما
وذكر به بما اخبر به هذه الخبراته المتبادرة المصنوعة اعني السيد احمد علي والشيخ كريم الله ونقرا
المولى لافيه صلاح الدين والدنيا وما يزيد خبرها تصديقا وبؤبؤ شهادتها تحقيقا انه اترك كل سر
يدل على السيرة وانا هذا المؤلف المخدم تدل على علمه الغزير وفضل الكبر ولوايه اخصاه عدلوا
وانصفوا ولقد ربحته للمحب الشفيق عرفوا لاسمهم الا الشليم له والوقيد والقرار بان لا عثر
عليه ولواشقاد لكنه ما الذي يرحم من قوم اخطئوا محبة سيدهم ونعيمهم وغفلوا ولما قام العظم جربوا وعظم
العظيم فطر بل هو عليه وآله افضل الصلوات وازكن التسليمات لذيها اخذوا على عجله وبخاطب كذا محبت عظم
(جربلت قومه عليه فاعنى واعوا حكم ربه الاغضاء) ولهم لم يوحى عنه هادوا القوام حلول الباس والانتقام
والآمنة عليه وآله اكل صلوة وسلام صفوح عه الزلافة قبل للعتات كريم جليهم بالوجهية رزق حليم
ما حبه على خلقه الله ما نوره دعاه الى آذنه بقوله اللهم اهد قومى فانهم على ضلاله فزجروهم الله لهم نور الزوام
بجنته رافقه رحمة عليه وآله اجزل الهدى والسلام التوبة والرفاة على الايانه ولزوم الذوب مع ربه هو السبيل الاول
في وقادهم من الشقاوة الى السعادة ومن الجحيم الى الجنان واما انت ايها العالم الفاضل فلانا على قوم انك



بالخطبة واللوم على كذبهم بخبر النظر والعيان . وشاهد المراجعة والانتباه . . . حينئذ اذكر
عاري يامه العيب والشبه . مالا لبرهنت واليه . فحصلت على رضى القدر في الدنيا . وزيادة الوفاء في الآخرة
وعلى المزية والدرجة عند المولى . وكان ما فعلوه على نصرتك اقوى دليل . وكرامة لك من مولاك . . . قيل يا ابا
واذا اراد الله نصره عبده كانت له اعداؤه انصارا) وكيفلا (ومه نكم برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
الرسول في اجارها نحم) لا ارجو اية تكونه مظهرا لسرفوله صلى الله عليه وآله وسلم (روح القدس مع صبا
ما ناسي عنه رسول الله) وانه يؤيدك الله تعالى بروح القدس ايضا ما ناسيت من رضى الله
عنه اولياء الله . ودرست على الاضداد منصوص . وبعبارة العناية منظورا . وسيفه القدر بلك
ستحونا مشهورا . رعلم الهداية على راسك مشورا . بجاه صاحب الرسالة . . . وخرجت زابنة معصية المولى
والله لوله . والفائز بها بالوصالة راسع . ان نظرها الشريف . وعلى نوريك جميعهم تليهم والطريف
والهنيك بالتزويج . لحنه هذا المقام الرغب العالي . واقول هذا بكيفك . عن كلامه صلى الله عليه وآله وسلم . . . قال
ما قال (محمد صفة اجرت نولد . به طيبة كل النعمان . فيستغنى به عن كل شئ) وهل به بعد برحق نوال
لهذا ولعلك تنصل اربا الفاضل منه شئ . نسبنا إليك وانت برحق منه . وهو القول بشاوى
علم العالم مع علم الخلق . فسم الفر الايت في الامانة . البهية المعلوم ضرورة لكل انفسه . انفسه
النسبة لئلا يمدق كلامه . لا يخطر ببال فضيلة التلطف به في المقال . فكيف يأتي انه محققا تلك
انه يكتب كتاب او يجيره في جواب . او برهنه في خطبك . فما هذه امه تحت في اننا شاع فسادهم
حيال الله به قال (انما الباطل ليلانكم . ابرر نوركم بغير رقا . جاء الله وزهوه الباطل به الباطل كانه زهوقا
ومها اراد اهل الباطل اخفاء الله واصفاه فانه الله عز وجل له بغيره وناسر وهانحه غنم كذا يقول الحكماء
الله نور ليس تحت ضوء عتم ولا يطوى هذه سائر تخفيه او هام احراسه وهو في
(افهامهم بننا الحقيقة ظاهرا . تتراوف الدنيا برونه الله وال جبار بصره ونعم الناصر
(ويقول راعي حضرة الجبار لك ابرار لا تتردد في صابر وافر في القلب الله غير نكر
(ويضئ محورا وربك قادر) واحمد الله رب العالميه .
كتبه على رضى الله تعالى بطيبة الطيبة
مودة زياره الجواد اعظم من كذا نداء من مودة
الفقر عبد الله محمد اسعد كيداني الحسيني المحمدي
قال لهم ورقم بقاله وحنه عتد



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن اطلق شهوس الحرفان في بشار اهل الايمان وهلى واسلم على سره الجامع
ودوره اللامع وانه والامحاج الى يوم المرحع والمآخيه وبعد حمد الله سبحانه ونشر
عليه بالملاي على الرسالة الفريده والتمية المصيدة المسماة بالدولة النورية بالمادة الغيبية
في اريد على الوهابية والفرق العارفة في الظلام. لما زين سعة غايه عليه الخلافة والسلام
العالم العارفة والحق الفريضة معدن الفعاسة والبراعة اجل علماء اهل السنة والجماعة
بسم الابشاد والسيات مولودا وانتادنا بشيخ احمد ضاحا ادام الله الفع به
ومعلومه سدى الزيام بحجة تله عليه الخلافة والآدم لوحيدنا شافية كما فيه جامعة
واحدة تدل على خبايا غير مد البها الامام وانه من اكار علماء السنة والاعلام
بسم الله به ويطرحه مؤلفاته وواعاء علينا وعن المسلمين من معاه وبركاته ما
تروك قولنا لفاكل والاحولونا الحائل عليه به وعلت سيرة مطالعت ابدا المولى الشريف
وبه القدر الشريف

ما ذا اقول وابتندي في وصف ذا الروض الغني ينفع للفقود به فلا

يحتاج للذبح المطير اسرت به كل العاوي بقلبتنا اليوم الاسير
سنا له بين الكرا ع روضة قبا عديس هان ذا المورثين
من كل فائدة عمير ولقد احلت فدا ع فكرى في الطروس ليستير
وبه الله بشي فهو مفقود النظيف يحكي عن كتب النفاير من طيل الوعيد
للده مؤلف وله التنا الجم الغيب سجد الاول سجدوا وجا وما شفى الله الكبير
ولقد اباد جيوش تغليل بهان منير فديت البارهم منه وما لهم نصيب
لربيب في ان الامام لفرقة الحق النهير هذا لعمري مائة من شيف الرسل البشير
عليه وسلا والاول والهمب القدير وانظر مطالعت له تاريخها من لونيظير
كتبه للمهاجر من الديار العربية الى حرم خيرة الزية النبي على الرحمن
خادم نيل العلاء
بالرم الشريف

١٤٠ ٢١ ١١٦
الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمد الله يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم فعليها ويا من خاطب حبيبه
بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم
على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اهلته على غيبك وامامه وعلى آله
وصحبه طاهة اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة
احابيه فته اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة الحكيمة للعالم العلامة الشيخ
خاتمان غفر علماء الديار الهندية وذل عنده مجاور في مدينة سيد البرية
سنة ١٢٣٠ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة واكتم التحية فاجتهدت
تلك الرسالة اجابا ما عليه من مزيد فسيحان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء
ويريد ولا ترو فكلم له من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد
نفظ الله عنهم السوء لا تعير لفتاد وجرأ احسن الجزاء سيث افاد واجاد واتى بالمراد
وفرح بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الظلالة الفساد
وباجدة اقوله قد لادلت عليه التقد في الاخبار بموت الغيبات قد وضع كثيرا لبعض الاولياء
والمقربين فبالله بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر بعض الغيبات بسيد
الموالد السيد وليع الذي النهر الذي كرامة مثل انتقاله وبعده عنه تأسف مرة اغت شهرتها
عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وصيه صحيح البدن
انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته ميتة بانني وقد كانه له منها اربعة ذفرات ولم تلبس
له اثني قط فمات بغير ذلك الاخبار فقل ولادتها = عتب ان يظهر وذكر له
هو كان الحبل واذالك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من موته وضعت اثني كما قال رحمه
الله رحمة واسعة وقررت في الحياة يزاري من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات
ظاهرة فقل ذلك وضع كثيرا للاولياء فما ظنك بسيد الاوليين والاخرين فان مولاه
عليه وسلم لم ينقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله على الخصة قال ابراهيم
قبا جود في شرح البردة انه لم يخرج على الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اطلعه
الله تعالى بهذه الامور الخصة

في نسخة

بالمرم الحكي المنيق السيد محمد ابن
السيد دليم الحسيني الادرسي
تحريرا بالديانة المحورية في شهر ربيع
الثانية ١٢٣٠



على جارد الله عز وجل

[illegible]

محقق بالله تعالى فلا يصح صرف غير ذاته فصدقوا هل الله سبحانه وتعالى
صلى الله عليه وسلم ففوا هذا الخريف والاحتفال وانما هو ايضا برأيه
لهذه الاشكال ويبدو ان استغناء المؤمن من صلى الله عليه وسلم
محمدا على طلب شفاعته المعطى والتمس بحيايه الا على النسيان والنداء له صلى
بعد وفاته كندائه في جهنم حيايه وهو صلى الله عليه وسلم لم يزل
ما ملاه الله تعالى من اوصاف وهبات اذ صعد وجهه الكريم
مقبول الشفاعه بحاجته السؤل فالد المعطى وهو صلى الله عليه وسلم
القاسم الذي يقسم ما يحكم تعالى لعباده من النوال ولما لم يزل
مورده عليهم في بعضه الوصف المذكور صاحب هذه الرسالة التي صدف
في الحجم وكبرت في العلم فجزى الله مؤلفها خير الجزاء ^{هذا ما ينبغي}
العلما في دار الجزاء فانه احب اليه ^{واحق بابيه} واحب اليه ^{وغيره}
التصديق يا بيم علم المخلوقه والكله ودمى به يد سرهم فاصاب كفا
فاكر الله انكسره وتبع ^{تبعه} جوده ونواله وبارك الله
لنا في اماله من العبد وللقاسم ^{القاسم} الذين تملونه هذا العلم ففوا
عنه بخريف الغالبين وانجاليه الجاهلين وتما وتلى الرب الهين
وجعه تحت ظل محبته ^{الانبياء} في المسارعة عليه وعلى له محبته
افضل صلواته رب العالمين آمين

المفتي
محمد بن
الشيخ
الاحمد

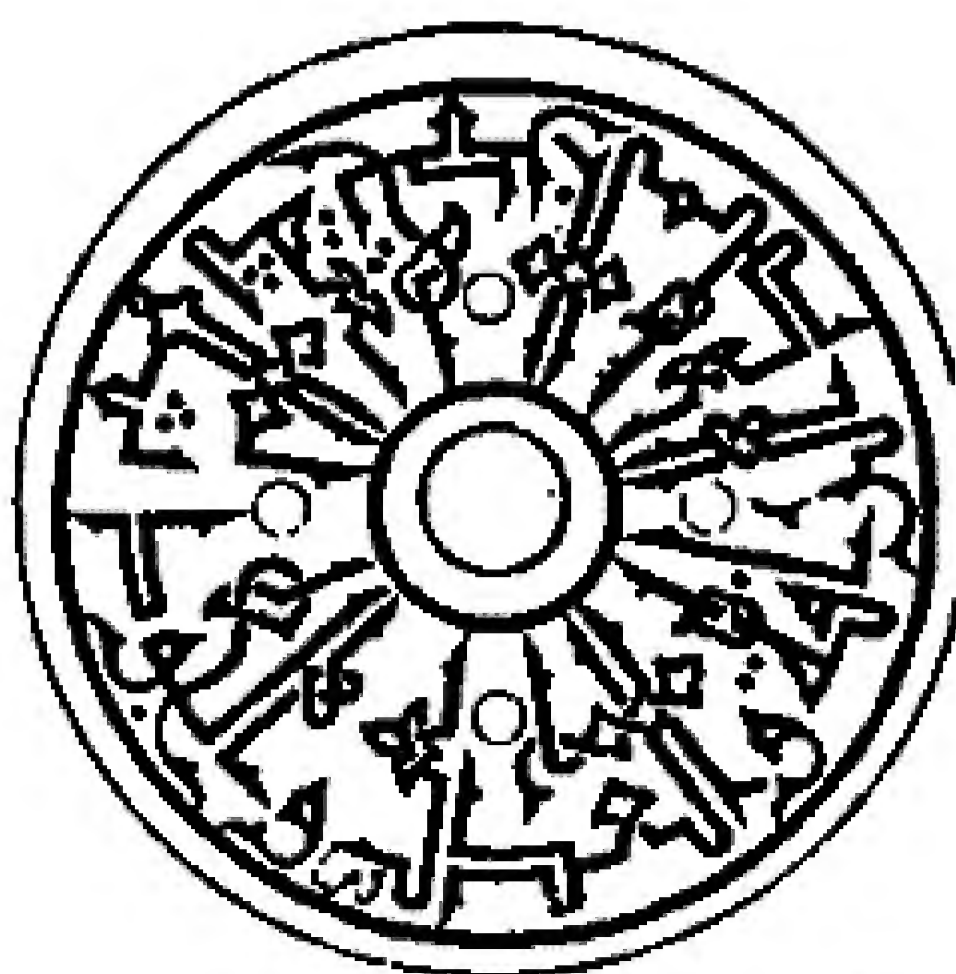


من تحت تصرف

(المسحاة الدولة الحكيمة لبارد عيسى)

هذا وارجو من هذا المولى لفضل ان
عوانته فأننا مربية القبول
من خلع المحبة هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

محيي نوره
الرضا
المجاور الجدية



يقول الفقير إلى مولاه يعقوب بن حبيب السرخسي رحمه الله الشريفا بالمرح الشريفا النبوي
 هذيان رؤية منامية زائيه ليله اطلعت على كتاب الدولة المكية والمادة الفقهية
 هو ان بعد قراوتي لخطبة الكتاب المذكور عنت فرايت السراء قد انفتحت ورأيت في شرف
 كتابة من نور وحروف الكتابه وعناية العظم في صلب الشجر عظيم وكنت حينئذ مع
 مستحضرا ان ذلك سرية مطايعي لهذا الكتاب بعد تمام الطالعة شرعت في كتابة
 بعض كلمات مما يحجب لمؤلف هذا الكتاب فرايت في تلك الليلة ان احد
 ابواب الحرم المظاهرة المسماة باب التوبة قد فتحت فدخلت اليها فوجدت فيها
 ورأيت فيهم وانا قاصدا لزيارته ثم الحبيب بننا حمزة بن الله ورسوله ثم اني
 رأيت قصبة فوق الجدار فاستهتما ما فاستثقت للشرب منه فلم توفيت عنكم حتى
 استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصبة التي راها على البصر
 حين رجوعه من المعراج بغير اذن فتناولها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت
 حتى رويت والقيت بها ما فضل مني واذا في واقعة عند باب التوبة المتقدم
 ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى ضامما عليه يدت ثم انفتحت من
 النوم وجزمت بان هذا الكتاب له شأن عظيم ومحجب بعند رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَاحْتِزَامِهِ
 مَا بَعْدَ فَقْدِ طَائِفَةٍ عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ الْمُسَمَّاةِ
 بِالْأَدْوَانَةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي الرَّدِّ عَلَى الْوَعَائِدِ لَوْلَفِيهِ الْأَنْدَرِ
 الْفَطِينِ اللَّجِيْبِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ رَضَا خَانٍ فَوْجِدَةً نَذَارِيَّةً
 بِالْأَقْبُولِ لَتَعْلَقَهَا بِتَنْتِزِهُ اللَّهِ تَعَالَى عَمَّا لَا يُلِيْقُ
 وَسَيِّدِنَا الرَّسُولِ وَالْمَذْهَبِ الْمَوْلُفِيهَا الْقَبُولِ وَالْأَقْبَالِ
 وَبَلَّغَهُ الْخَيْرَ وَالْإِلَهَ الْكَامِلَ الْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْأَلَّ
 كَتَبَهُ أَرَفُ قَبْرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّاجِي غُفُورِيهِ الْحَمِيدِ
 خَادِمِ الْعِلْمِ بِالْحَقِّ الْيُسُوفِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
 فِي أَهْلِ رَضَا، تَرْجُمَةً ١٤٤٩



نسخه فی حیات رضوی

سنه ١٤٤٩

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصار من علومه علم اللوح

والقلم فصلى الله عليه وعلى اله وصحبه وبعد فقد طالعت

الرسالة الرائقة والجميلة الفائقة اغنى بها الدولة

المكية بالمادة الغيبية لوحيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محبى في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

غاية ما يتناهى فقد اتى فيها بما يستغنى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بالاشك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق

صلوات اللہ علیہ یعلم الخالق لعلم فہو کذب و بہتان

عظیم فاحسن احمد سبحانہ جزاءہ فی الدارین و مرفع

مدا رجب في الكونين
 كنه مجموع قصه امره الراسي
 في المدينة المنورة على صاحبها الف الف سلام
 في ١٥ رجب ١٣٢١

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين والعاقبة للمتقين
 ولا عذر وإن آل على الظالمين وبه لما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة الملكية في العلوم الغيبية لمولانا العبد
 العبد من الأكبر ثمرة الغمامة الأشهر من ذراع علم وفطنة وشاع وتشتت بأثره جواهر نظر ونشره الأذان ^{عظيمة}
 العارف فببره الال عليه في كل زمان ومكان الشيخ سبيد احمد رضا خان محدث مساهم ودائم بحفوفة باللطف
 والرعاية والعتابة معاليه وسرحت الطرف في جواهر الفاظ مبانيها واجلت الفكر في ازهار رايض معانيها
 الفيت درر فرائد حاريفة البيان فائقة الاتقان وقرر فوايد حافى مدائق الاذعان يافىة الاصول والمركب
 متوجة بالدولة القرآنية الصريحة القاطنة والاحاديث النبوية الصحيحة السالمة والبراهين العظيمة الجلية الواضحة
 حاسنة لشراهل الخوازية الفاسدة الباطلة دامنه لصفقتهم البائرة الفاسدة الكاسدة الخاطلة ذابرة
 لما دلت علوم غير البرية برافض حصدة دازكى التحية متسكة بقيدة اهل السنة السنية التي من استسك به
 فقد استسك بالحرمة الوثوق والتمسادة لا برة وفاز بالتمتع القويم الذي لا اعوجاج فيه واعتم بحمل الله القوى المتقين
 الذي لا شبهة تنزيه ولا ينحى على كل زوى بصيرة لميد السيرة منور السيرة ان الله سبحانه جلالة اختار وفضل
 جيبه الله عظم على سائر انبيائه ورسوله ولكم ذمكم جميع خلقه جود وتفصيلا فافرحا على الكلمات العظيمة التي لا غنية
 عالج به الازوار البهيمية والمشاهدات العليا التي لا يمكن التعبير عنها فحمد كمال الله وكمل والجمال
 وتوجه بتاج الحبيبة والتمسك والجليل حتى شاح سناء الجبروت ومجانب الملك المتكوت وخلق على
 خلق لا خوار والأكبر هو الرضى وزاده شرفا بقدره تعالى وسوف يطيبك بك فرضى وكشف اخطايا الرموز
 وخبايا الكفوز من العلوم القرآنية والآخرة والابرار الغيت الطوبى بالسخط والاولياء اسكنه برزخا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العليم بما ظهر وما بطن علام الغيوب العلي عن
المسكن والوطن المنزه عن الهجرة والسير تاصرت عليه توفيل وخاذل من مؤثر
ومقتدر ولما صلب لواء القدر هذ عذير والصلابة والسلام على سيدنا محمد منيع
التيومر النبوية ومظهر الحقائق السماوية والإسراء الربانية ومعدن العلوم النفسية
وتقوية التجليات الشجائية سيد المعصومين من الأنبياء والملائكة المقربين الذي
خير الله به النبيين والمسلمين وأرسله بالهدى ودين الحق إغاثة الخلق إلى يوم الدين
وذلك على ما علمت من الغيوب وخطرات الآلوة وتوكل له الأرض من رأى مشارفها
ومنازلها وأره منيعت السموات والارضين وقيل له على شيء من عروق اكل
الجنة وأهل النار فخرط عليه ذوات امته راى على ما كسبها وسبغها حتى القادة
بما فيها الرجل من الامم كلها غير يد الواسع الانوار فهو على الله عليه وسلم اعلم
الاولين والآخرين قاض كبر علوه ومعارفه على العالمين فبقدره على يوتي
الجنة من يشاء من ثمرات الجنة فبقدره فخرنا وما نذكر الا اولها والآيات
وقال صلى الله عليه وسلم لا راحة لرجل الا بالحق والهدى والهدى
يا ثقاتنا اريد العلم خاليات الباب وقال بعض ائمة الهدى
فما زاد في بيت الله زاد عليه فبان على هذه الآية
تسبى على علم الاله منه فخرت على الكل ومعها آية مشتمل
ما يخرج من فضل الفضل كل شيء مثل عاى ففضل به عنو يفضل هذا وقد قال قتال
وما هو يفيض من العلم الا قلوبا فضل الله وسلم عليه وعلى اله واصوله واخيه
بسم الله وعلى وارثيه القامه من ينصرونه وسريته المزيلى لشيد
الفضل والهدى اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة المسماة بالدولة المكية
بالامانة القبيصة فوجدتها متناهية ودراة لقلوب اهل الحق والسنه والجماعة حاسمة
لآب قوت الشيطان الرجيم ذى الفؤاد والاعلان في منى الله مؤلفها عن الاسلام
والسليم احسن اليه مما تحصى في الدارين هذا سيدنا انبياء الله فانه قام بفضل
مميزه اظلم له على الله عليه وسلم على الغيوب التي قام بها الشياطين العزى ووجهه
البحار حتى حاربت عاتقهم من رايهم التهاون امامه الائمة الجدد لهذه الامم
دينها المورث كنور قلوبها ونفيسها التي بعد هذه الكتب بشفه الله في الدارين
القبول والرضوان وما فتح به العلم الخبير هذا التكم
والشيب نباه العلم الاعظم
والانبياء انبياء العذابات الاحكام
والنبيات طه الرسول اله الخمر
ووجهه لتزليخه هو الامم
حتى الحبيب هو الامم الاقام
وبداه افرد العبير الى علم
وقد اكد الروح الخفى الى علم
وله الاحاطة والكمال الاستمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احمده وانه واسع العطاء ميسر الغناء عالم الغيب ولا يظهر على غيبه
 احدا الا من ارتضى من رسول فكم بما شاء فقال وما كانت الله
 ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
 احمده واشكركه على ان علم آدم الاسماء وخص بذات العلوم
 كلها امام الرسل والانبياء واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
 المخالفة بحسبه بقوله ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك فما اجل الانبياء
 واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي تجلى له علم
 الغيب وغيب الغيب فاطلع على حقائق الاشياء واوتي علم الاولين
 والآخرين والعابرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الاقدام
 واحاط علما بما في اللوح المبين ونزل عليه الكتاب تبينا لكل شيء
 وهدى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين
 وحق اليقين جميع ما كان وما يكون الى يوم الدين فانبا بما امر
 بانباؤه من حضرة رب العالمين وشهد له بحجوده فيه قوله تعالى وما هو
 على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشريفا لقدر علومه وقضما
 وعلماء ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم
 من علومه ذرة كما ان علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والاسرار
 وعلى اصحابه بحور لآلى العلوم والانوار واتباعه الابرار واولياء امته الاخيار
 لاسيما وارث علوم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات المرسلين
 سرائرنا غوث الثقلين وقطب الكونين كرم الطرفين وتشريفا للنبيين

القطب الرباني والغوث الصمداني والمحبوب السبحاني والهيكل النوراني
 صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسيدنا وهادينا ومرشدنا
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى
 ذريته الأطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما منّ الكريم التقال
 ذوالمن والافضال على هذا العبد ضعيف الحال وخيف البال
 بشدة الحال مرة سادسة الى زيارة قبر جيبه الاعظم وصفيته
 الاكرم والملاذلاتم لكل من في العالم وسيلة ابينا آدم وواسطة
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه ابركهم
 وتشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة المعطرة
 في تاسع محرّم احرام من هذا العلم لقيت بعد زيارة تقي المريد
 المصطفى قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم الفاضل
 جامع الفضائل والفواضل كريم الثمائل حميد المصالح مولانا
 المولوي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما يحب ويرضاه
 واوصله الى غاية ما يتمناه فسررت بليقاه وحبسته من نعم الله
 فجري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات العقيدات الفاتحة
 والتدقيقات الدائقة والمحاسن اجلية والمعارف العلية المسماة
 بالدولة المكية بالمادة الغيبية لأعلم علماء الزمان واقفه
 فقهاء الدوران عالم السنّة وحاميتها وقامع البدعة
 ومبتدعيها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل من بذكر نفسه في نصرة
 الدين المتين وحمل حوزة شرعية سيد المرسلين ولم يخف
 في القلومة لائمه وارتقى في مدح احبيب المصطفى كل صفة
 بحبه وهائمه واخرج من بحار نعوته دررا لا يساوي قيمتها
 الدنيا ولا الاخرى فكان بكل فضل جائز اليق واولى وأخرى
 مولانا عبد المصطفى الشيخ احمد رضا خان الحنفى القادري
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهرى ادام الله تعالى
 وجوده وأعم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيذين
 فيضه وجوده الى ايوام الدين آمين بجاهه الامسين
 صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق
 والغرام الى طاعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففرت بمري
 ذلك بواسطة المولوي المذكور ضاعف الله لمؤلفها دله ولنا الاجر
 وخطيت بمطالعتها حظا لا يقدر ان يعبر عنه ويحصر بالبيان
 لسان القلم او قلم اللسان والفيها زائدة المحاسن بتحقيق
 وامعان فوق ما تشرفت بسماعها الاذان فانشرح به الصدر
 وتنور الجنان وحقت ان ليس ان خبر كالعيان وتيقنت
 ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها معتقد وقار بسادة
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ عن جسد هم
 وعداوتهم بل مشعر بجللهم المركب وغبادتهم اما علموا
 ان احسد اهلك للجسد واحسود لا يسود وشهد القائل
 واذا اراد الله نشر فضيلة طويت ادتاج لها لسان محسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبرهنون
 غافلين عن قوله تعالى انما يفترون الكذب الذين لا يؤمنون
 ومن رذائل افعال رجال يتخذون اشارة ما نزلهم من
 الاقترابات دينا ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين
 يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا
 بهتاناً واثماً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاوة من الحسد
 والبغضاء والعداوة لا يبروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع
 من رسالة الشريعة ما يجل دعوى الباطلة السخيفة ونصته
 في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى
 لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من
 ادنى من ذرة لا احده من العالمين فقد كفر واشراك وفيه ايضاً
 اللاتجاه الى المخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضاً احاطة احد
 من المخلوق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال
 شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين اربلا وآخراً لما كانت
 له نسبة مما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنيسة حقيقة
 من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصته في النظر الثاني
 زهر وجمعه مما تقر ان شبهة مساواة علم المخلوقين لطراجمين
 بعلم ربنا الا العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضاً
 قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع
 العلوم الالهية محال قطعاً عقلاً وسمعاً ونصته في النظر الثالث
 العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

وما للعباد إلا مطلق العلم العظماني ونقصه في النظر الخامس
 لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال
 ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضاً إلا البعض اه
 فإين دعوى المساواة كما يقولون قالهم الله اني لو فكون
 وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبي الله الامين المأمور
 في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق
 وعمدة ذوي النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفي موكايف الشريف
 ابو عبد الله محمد بن جعفر الحسني الكاظمي الشهير بالليثاني المغربي في المدينة المنورة
 المالكي متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من
 فيوضاته في كتابه نظم المتناثر من احديث التواتر ما نقصه
 احاديث الطائفة صلى الله عليه وسلم على الغيبات وانبائه عن
 ذكر تواترها ايضاً عياض في الشفاء وغيره ونصر عياض وكذلك
 اخباره عن الغيوب ونبأؤه بما يكون وكان معلوم من كتاباته على الجملة
 بالضرورة اه وقال بعده في فصل ما الظلم عليه من الغيوب وما يكون ما نقصه
 والخطا في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينز فخر وهذه المعجزة
 من معجزاته العلوية على القطع الواصل اينما خبرها التواتر للثقة ولها
 واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر المعاني نقلاً عن
 جوابي كافي العباس التجاني رضي الله عنه في معنى قوله تعالى في حجة
 صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب به الا بيان ما نقصه
 والاخبار والآثار وكتبه احديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب
 التي تأتي من بعده المتعارفة واتباعه حتى قال بعض الصالحين رضي

وكتبه في كتابه
 في حجة
 رضي الله عنه

ما تراءى رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراً يكون في أمته من بعده
 إلا ذكره إلى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء
 لم يكن أريته إلا رايته في مقام هذا حتى الجنة والنار ولا خيار
 كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيها أحد من المسلمين
 والسلام انتهى نقلاً من نظم المناثر وشراهد هذا المعنى كثيرة
 في تصانيف كأكبر الأئمة وعظماء الأمة ولوجمعنا ما أوردناه
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل
 البهية والخصائل الملكية والشامل المرضيه مولانا الشيخ يوسف
 بن اسماعيل النجاشي أبيض رتي فسر الله في مدرسته
 وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تصوف
 في تصوف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لا يقع مجلد
 كبير ولنكتف هنا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله
 الميرغني الحنفى الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيئة
 في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلق ما لقه
 أي وفيه صلى الله عليه وسلم من كتب من عند الله تعالى علوم ربنا آدم
 يعني حقائق العلوم التي علم آدم أسماءها الثابتة بقوله تعالى
 وعلم آدم الأسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى
 ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبياناً
 لكل شيء وذكر في ذلك كثير من الأحاديث والآثار ثم قال
 وقد قال العلماء المحققون إنهم قالوا أعلم نبيته صلى الله عليه وسلم
 الغيب كله حتى أخسر المستشاة في آخر عمره صلى الله عليه وسلم

لا في جواهر البحار
 في فضل النبي وآله

لكن اريدكم البعض وافتاء البعض دستان بين العلم بحقائق
 الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك
 وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود منه حقائق
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة اوقف على الوسيلة
 فسحان من حكمة تبهر العقول واسرار عجائب تهلل
 وشهد بر الشرف الا بوصيري حيث تقول
 لكلمات العلوم من عالم الغيب ومنها لا آدم والاسماء
 ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى
 والمسئول من الله فضله العظيم سبحانه بنبي الكرم وآله
 واصحابه واوليائه واجبايه لاستيوائه ودوائه حقا ومعنى
 ظاهره باطنه سر وعلمنا حسبنا ونبينا واصلنا وسببا
 الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محمد بن عبد القادر
 اجميلا في قدس سره انواراني في حق هذا المؤلف اجميلا
 ومن اجتهد ونصر من اهل الايمان وان يجعله واثانا
 من المقربين لديه والدارين عليه وان يرزقنا حسن انجام
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه حزنه افضل الحسن بن محمد السلام
 فانه على ذلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالف عجل
 العبد المفتقر الى رحمة ربه المريد المبدى هداية الله بن
 محمود بن محمد سعيد السبزي البكري نسا واكنفي
 مذهبا والقادر على مشربا بالمهينة المنورة في رابع عشر

وبين العلم باسمائها

من شجر صولد سید البشر سند ثلاثین بعد الثلاثمائة و الالف
 من هجرة من خلقه الله تعالى علمه اكمل خلق واجمل وصف
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واجابة الحقين
 واحمد الله رب العالمين



مكتبة دار الفکر

سنة ۱۳۶۰

بسم الله الرحمن الرحيم

عزيرت يا من اقامت من اجتهبت للمردسات اثنين ووفقت من اصطفت لنشر شرعك انبيي
 وفضل ونسب على من اطلعت على مصون علم الغيب واريت مكنون خزانك بالارباب
 وعلى له وصحة حلة احكام نورك وعلى التابعين وتابعيهم الفارزون بمعرفة بطونك وظهور
 اما بعد فقد اطلعت على هذا السفر العظيم والجر الخضم الجسيم المسمى بالدرر والملك في ثلثة
 القسيمة القسمة قاموس التحقيق مسائل شريفة وناسوالتدقيق لطائف منيعة
 اظهر فيه مؤلفه حفظه الله تعالى ثاقب فهمه وفائد العبارات وابدي غيب بصائب ذهنه فرائد
 ارباب الاشارات وادحض به حجج اهل القويبة والضلالت واقام عليهم واضح الدلائل والبيانات
 كيف لا وهو امام المحدثين وحسام فرقاب المحدثين وحيد الزمان وفريد الاوان مولانا الكمال
 السيد احمد رضا خات لارال رافلا في حلل المرقان ببناء منبج الحقائق ومجمع الرقائق
 والدرقائق صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله وكل من اتبعه بالارباب اليه تحمد راح

كتبه المحقق
 في ذي القعدة
 سنة ١٢٨٥
 في شهر ربيع الثاني
 في مدينة القاهرة
 في دار المعلمين
 في دار المعلمين
 في دار المعلمين

WWW.NAFSEISLAM.COM



بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد فقد اطلعت
 على هذا السفر العظيم
 والجر الخضم الجسيم
 المسمى بالدرر والملك
 في ثلثة القسيمة
 القسمة قاموس التحقيق
 مسائل شريفة
 وناسوالتدقيق
 لطائف منيعة
 اظهر فيه مؤلفه
 حفظه الله تعالى
 ثاقب فهمه
 وفائد العبارات
 وابدي غيب بصائب
 ذهنه فرائد
 ارباب الاشارات
 وادحض به حجج
 اهل القويبة
 والضلالت
 واقام عليهم
 واضح الدلائل
 والبيانات
 كيف لا وهو
 امام المحدثين
 وحسام فرقاب
 المحدثين
 وحيد الزمان
 وفريد الاوان
 مولانا الكمال
 السيد احمد
 رضا خات
 لارال رافلا
 في حلل المرقان
 ببناء منبج
 الحقائق
 ومجمع الرقائق
 والدرقائق
 صلى الله تعالى
 وسلم عليه
 وعلى اله
 وكل من اتبعه
 بالارباب اليه
 تحمد راح

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي تفرد بالوحدانية وعلم رسالته عالم يعلم وربه افضل
 بده الله بزيته من شأه والله ذو الفضل العظيم والصادرة والبرهان على سيدنا وشيخنا وسيدنا
 الذي ارسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم اما بعد فاني لما تشرفت
 بالزيارة في عتبات سيد الوجوه والموثق في قبره برؤس الامام علي بن ابي طالب عليه السلام وسلم
 في هذا العام سنة ثمان مائة وثمانين وثلثمائة والتوسل بحبائه ائمة علي بكرمهم والائمة صلى الله
 عليه وسلم بعد وفاته كنداء في ذلك حياته صلى الله عليه وسلم والله در اعظام ابو صري من الله
 رد ومن تكي بوجه الله نصرته ان نفقه الله في اجاصها نحم « لا ولن ترى من ولي
 غير منتهى به در من عدد غير منتهى » وطا اطلعني بعض افاضل المهنة الطور
 على هذه الرسالة المحمدية المسماة بالهداية الى الهدى تأليف افاضل العلماء الشيخ احمد
 رضا خان الرندي فوجدت من احسن البيان وفي بابين برهان ففرق بين علم الحقائق
 والحقائق ومجاوب بغيرهم فاحصا بكم الحقائق وهذه كانت من الله تعالى على راي البصائر
 والقلوب والتقوى والحق لذلك قوله صلى الله عليه وسلم تسول الله تبارك وتعالى
 ما تقرب الي المتقربون بثلث اراء ما افرحت عليهم وريز ان بعد تقرب الي السواقي هي
 احبه ذات الحسنة كنت سمع في سمع به وبصره الذي يصبره ولسانه الذي يتقوى به وبصره
 التي يتقوى بها ويطه التي يتقوى بها ذلك كان بعد هذه صفة تقوى على بصره من الله
 مؤمن هذه الرسالة بعد جزاء وبارك الله لنا في هذه الرسالة على الله تعالى والحمد لله
 الذي اجمع وافرغها من هذه النعمان من الذين يستحقون هذه النعمة بحمده وحسنه

فان الله اعلم

فان الله اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم نقل

الحمد لله الذي أنار الوجود بسنن الطلوع وجعلهم بدور الضياء ومحجة
 الهدى فالتابع لهم بهم لا يضل ولا يفتي والشمس بقوم عدهم
 لا تسلك مقبله بالعروة الوثقى والله لا اله الا الله الاول بطل
 بديع الآخر بديع النور الموصى كفى عدا العالم بما خلق من خلقه وما بدا
 والله سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل مطلقا ومرسدا صلي الله عليه وعلى آله وصحبه
 وسلم عدد ما احاط به علم وحوى به العلم ورعى الله عهد أئمة النجاش
 القوم والشرائط المستقيم وعن مقدمهم وتابعيهم يا حسانه الى يوم
 الدين وغفر الله له ولوالديه ولنا وجميع المسلمين آمين
 وبعد انى طالت مسرعا بزيارة سيد الموجودات واشرف مخلوقات الارض
 والسموات في يوم ربيع الاول عام احدى وثلاثين وثمانمائة بعد الف وبمكة
 مكة مدني الانس والخط والسرف وفي أثناء هذه المدة العظيمة قد امكنني
 بفضل الارباب الفضل العالم الطاهر (الذي حفظ الحق في الامم المتفهمين اليوم
 احمد في الخليل الفراقية بلس الحوائط على اشرف حرم في حرم الحبيب صلى
 الله عليه وآله وسلم على الرسالة الغمامة بالدولة الغنية بالطاقة الغنية
 تاليف حقه العلامة المدفونة الداركة المحفدة الطولى انهم محمد رضا
 خان احد من فقهاء علماء الازمنة الاعلام وقد اوضح في بعضه من ايات سيد الانام
 ومصباح الطلاب المظلل بالتمام عليه افضل الصلوات وازكى التحيتات والبركات
 من انشال ولا عداوة فيما ذكر بها ولا اختلاف طابع الى ان شاء الله تعالى
 بعد عنده الشكر الى والجماعة كل ثلقتنا واستعدنا ونعدنا الله تعالى بغيره

تقریف المصداق الحق من بطر عن مدقق مضمی قضاء الطفیلہ سابقا و احدا ۱۰۰۰۰۰
دار الحکومت - عدالت الایستاد الفاضل شیخ محمود اجندی العطاس

سبحم بعد الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بكل شيء علماً وشهدت العوالم بكمال قدرته فعمهم رخصاً
فسبحانه من انه تغرد بالخلق والتقدم وخص من شاء بما شاء فلا مشاركون له ولا نظير
والصلوة والسلام على اشرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
الذي اعلا الله مقامه واطعمه على علم الغيب وخصه بكمال المحبة وجملة
بالمؤمنين رؤفاً رحيماً وانزل به يعلم ما لم تكن تعلم وكان فضل
الله عليك عظيماً وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله
احاب بعد فاني قد اطلمت على هذه الرسالة الجليلية وسرحت نظري
في حقائقها برهة قليلة فالفيتها تشهد بمولغها بالتحقيق والتدقيق
وانه من عصابة اهل السنة المتسكين بالجبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية
وليس بعد ان يطلع الله نبيه على الصلوة والسلام على كل علم غيبى يمكن ان يصل اليه
مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكلمات الا ان فيه غير مسبوق
دعاء الى تاليها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقاماته صلى الله عليه وسلم عليه
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة المخلوق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خاتم العلم واهله
أحد تلامذة الشيخ محمد
عبدوي
القطار
حسنه

تفريظ العدة الفاضل الحاوي لغنية العتقاد الوارث للعلوم كابدا عن كابر
مدرس جامع سيدنا محي الدين ابن العربي رضي الله عنه ^{بعضه} حفيظة مولانا الاستاذ
الشيخ الحاج الماخذ السيد محمد عارف المحمدي دام بشفعة امير يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شريف السلطان والعدة والعدم على سيدنا محمد
الذي جاءنا بصريح القرآن فادرج به الشك والبهتان واظهر به التوحيد والايان وعلا
وصحبه واتابعين باحسان وبعد فانه وان كنت من اهل العرفان ولا مذهب
هذا الايمان ولكن بطريق التفضل على اهل هذا الشأن تصفحت بحسب ايمان
بعض عبارات هذه الرسالة المسونة للعدة الشهير والمجرب الخبير وكذا في تفسير الشيخ
احمد رضا خان صاحب الفضل والمصنف في هذا الباب مختومة على باب
باب ردة لأهل الزنوع والبهتان الآية يا اهل الحق من عقائد الايمان
بما امدتكم من سيد احمد انجزاه وادام له الارتفاع والذكر المجد والمعلية فكل
احسن الله تعالى ان يرسل على كل علمي بانه عز وجل المتفضل عليه بزيادة اسما من حياته
ونفسا معلومة بانه تعالى من بركاته ومحمد لله تعالى على كل حال يكون بالثناء والمحال

تقديم اهل العلم
السيد الفقيه عز وجل
محمد عارف محي الدين
ابن احمد الشيرازي
عز وجل
الشيخ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد الذي ارسل النبا عمن الرحمة الهداة لسائر المخلوقات واشتقده من خلقه
 بافضل الشهادت واعظم الجزات . اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة آتت بها
 في تلك اهل العناية واشهد ان سيدنا محمد عبده ورسوله المبعوث من خيرات الانبياء صلوات
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين شهادة آتت بها اهل الفضل . اما بعد فقد كنت
 على هذا الكتاب المسبب بالدولة الملكية بالامانة العيسية فوجدته نالها بالصبوب شتما على
 الحركة والاقوال الصحيحة فنددت بحولها العالم الحامل والفاضل لا يجد لها من
 الشيخ احمد رضا خان لازال يظهر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد اصابه داء
 جزاه الله جزاء واثما واثاه بعد كتبه الانبياء وقتهم اذ عسى ان تمام ^{النظر} بجاه النظر
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام قال الفقير عام العلم الشريف محمد صالح

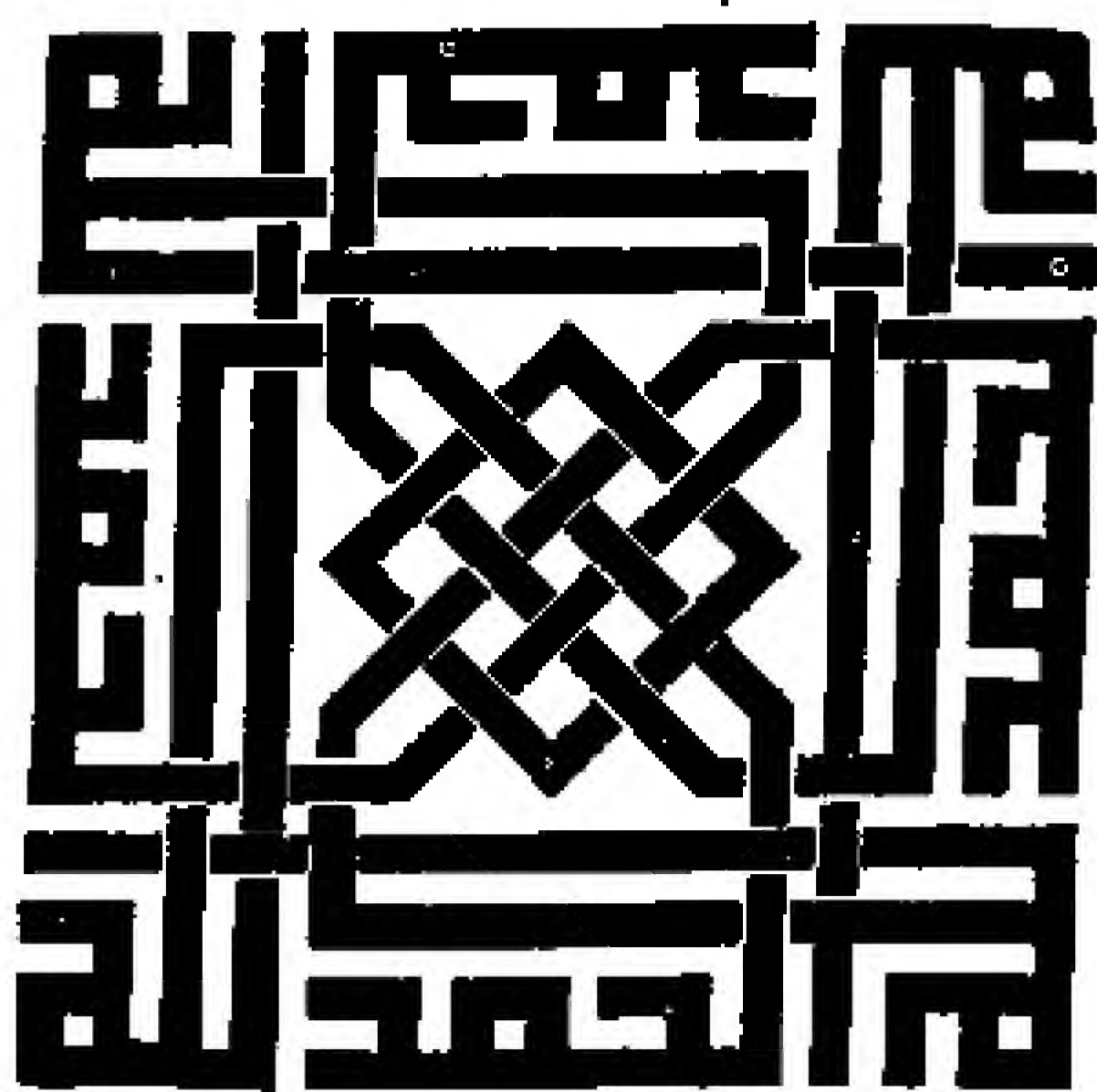
محمد صالح رحمه الله القسم
 البارد زائر بالمدينة النبوية
 في ربيع اول ١٣٥٥ هـ



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والبرهان والبرهان

أهل التقييد

تحدثت باسم أمت الكائنات دليلاً على توحيدك وشكرك يا من ابتليت حملاً
شريعتك جهاً بذة قاموا بواجب توحيدك وفضلهم على رسولك
المبعوث من أكرم جنس والمبعوث في التوراة والإنجيل وعلى آله وصحبه الذين اتقوا
الحق وابتلوا الأبطال وبعد فقد اطلعت على ما جبره العلم العال والعام البهجة
الفاضل حفصة الشيخ محمد رضا خان من مؤلفه المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية ورأيت
كتاباً في كتاب جامعاً في باب الحكم وفضل الخطاب في ما من مؤلفه حال فكره في ميدان هذه
المباحث وعزق ما جمعه من الباطن كيف لا وجامعاً جامع للكمالات والفضائل من الخط
دون شرفه كل متناول فانه بن الفضل ربه والمؤمن لفضله أعداؤه ومحبه مقداره في العلم
جليل متدفق في الانام قليل مع الله المسلمين بحياة وافاض علينا وعليهم من بركاته آمين
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والبرهان والبرهان



[illegible]

تحریر: محمد امجد علی

A circular emblem featuring a complex geometric pattern of interlocking lines and dots, resembling a stylized star or a complex knot. The design is rendered in black on a white background.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل قديم وحديث
وتفاضرت الوالولباب عن اوراق كبريائه فوها سجدة
لجلال كبريائه عز الجباه فبجانبه مناله ارسلا لنا الانبياء
الكرام ليه لوالا المخلوقات عار وحدايته وخصم بأوضح الايات
واظهر على ابيه يهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار
بالمفيمات احمده واشكره وهو الكريم الفتاح على ان جعل
نبينا محمدا صلا الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به
في القينة يتسلون وخصه بما لم يخص به من الايات والمعجزات
لا سيما المبررات وكلهم سماته وتعالى وتعالى ما كان وما
يكون واستغفروه واتوب اليه توبة عبيد لا يشهد الهاء سواء
واشهره ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة
بالايمان والتهديد واشهره ان سببنا هو راعبه ورسوله المؤيد
نحرق العادات في غنقاره الله نورا والختا المحبوب صلي
الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم وحدهم بسلام
الدين واخبرنا بنسبنا من الغنقارين على كل جود واحفاف
صفحة وسادها ما ان سببنا طفا في الحق اهدا التوحيد فكنسنا

العسنا ت و سلم تسلما اما بعد فقد تشرع في نظري هذه
 الرسالة المسماة بالدولة الحكيمة لعلها العبد المتواضع
 مولود من تحت يدي لا تالدها ولا تضيعها في أيدي
 من غفل عنها المولى الرحمن بواسطة الاستاذ المزمع مولود من تحت يدي صاحب
 الشيخ محمد كريم الله الملقب بـ في بلدة سيد الانام عليه افضل الصلوة
 و سلم و سلم فرجها و وافقه لما عليه السلف و تابعهم من القوم
 المشاهير على الكتاب و السنة المطهرة و لم يخالف الأدلة
 النقاية و العقلية ذكر الشيخ تقي الدين بن تيمية و كتابه الجواب
 الصحيح ابان بيضا عاب الصلاة و السلام كثيرة المتعلقة بالقدرة
 و الفصل و التأثيرات (منها) ما هو في العالم العلوي و كاشف
 القوم و حكمة السماء بالترتيب الحرامية القائمة و مرادها الى
 السماء و فيه دليل واضح على ما اخبر به الرب جل و علا في الفلسفة
 (منها) تأييد بدو تلك السماء (منها) تصرفه في الحيوانات
 الارش و الجن و البرائم (منها) تصرفه في الاشجار و الخشب
 و الحجارة (منها) اجابة دعائه صلواته عليه و سلم (منها)
 اعلامه بالمغيبات الماضية و المستقبلية (منها) تأثيره
 في تشكيل الماء و الشراب و الطعام و النار و غير ذلك من دلائل
 بغيره و اعلام رسالته و معجزاته الظاهرة و اياته الباهرة انه
 هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف و وافق عليه

الخلف ولهذا لا يكره أحد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
واصفيا به عاين مغيبا نه حيث ان القرآن الكريم مستوحى من
قصص الانبياء يا اخبارهم بالمغيبات منها قصة سيدنا يوسف
مع الخنزير عليها السلام والاخبار ببيت النبوة والاثار المنفعة
تد له علم ولاشك فلما اردنا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه
الصلوة والسلام والصحابة والتابعين لخرجنا عن المقصود
هذه ابوبكر الصديق رضاه عنه اخبر السيرة عاتشة بما تعلم
زوجته من بعده وعمر رضاه عنه وهو عبد الحميد ثارويه
ياسارية الجبل الجبل ولا يخفى في كل زمان ممن يكون علمه قديم
الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى على مغيبا نه ارشاهم
من الانبياء ولا سيما خيامه اخرجت للناس لهم الارث منها
خير بين قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
عن ارتضى من رسول فاعلامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبات
من صحابة الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان العوالم
اذا ظهر منه شئ من الكرامة وحوارق العادات يكون
بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء المسلمين
والعلماء ومنهم من كان يخبر في شئ كان او يكون ومنهم من شئ
وسيدى وسيدى وقد وثق العالم الرباني والفر والحمد لله رب
العالمين

كتاب الحديث

في ما يورد في الحديث

المائة الرابعة عشر الحافظ مكتبة الحديث والاشرف
السنة وسميعة البديعة اعني به الشيخ محمد بن ركن الدين المحمدي
الشرير فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان
العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاسانيد ثم
كل ما حضر انسان يتنقل ويتكلم على ما في ضميره هذا
الانسان مع كونه رجلا ما حضر درسه قبل هذه المرة
ونيرا ما يختلفون جماعة في مسئلة ثم يحضرون درسه
فينجد اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين
ووفقنا الله تعالى لما فيه رضا ورضا نبيه الكريم عاياه
افضل الصلاة والسلام قال تعالى وحن يطع الرسول فقد اطاع
الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب
العالمين حرره يوم الاحد الواقع ١٢٢٠ هـ

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن محمد بن الحسين

بمكة في دار الحديث به طبع

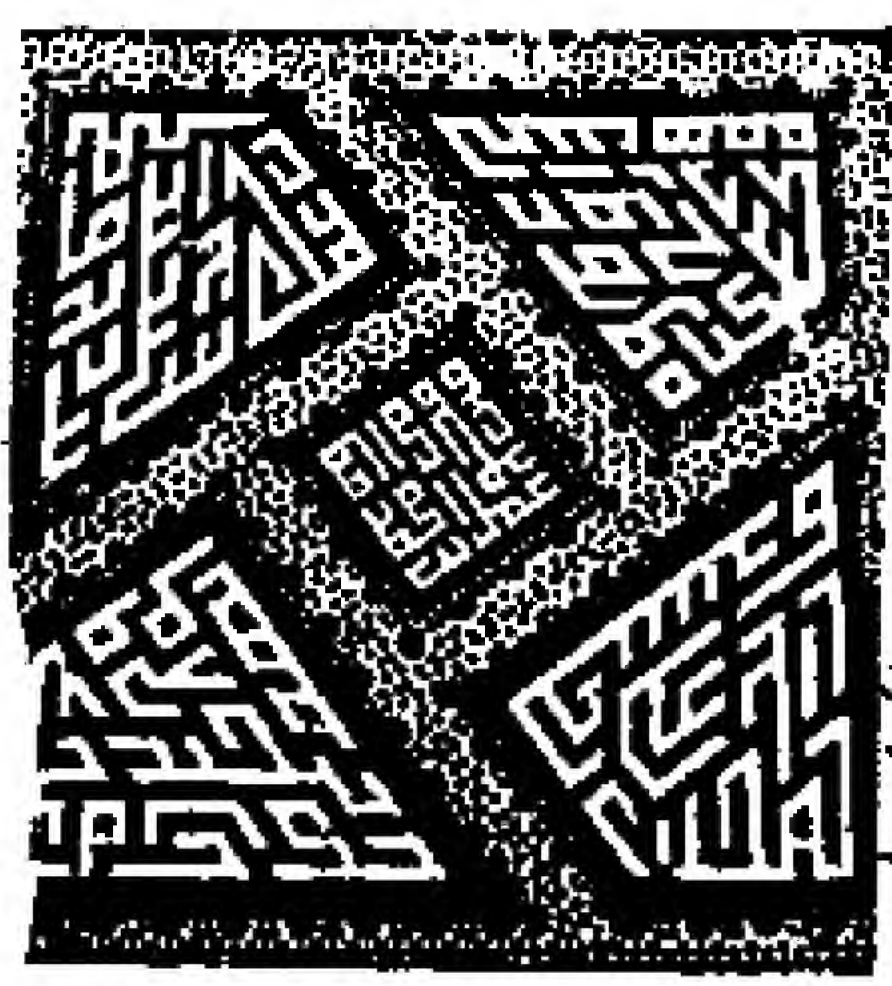
الشمس

١٢٢٠

سنة الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وافضل العالمين سيما محمد اكرم من رسله
والصالحين والفاضلين باسراف العلوم والوسائل من اجل العلوم والاسماء بفضله
فقد كان ثلثا يا ايها النبي انا رسلك شاهد ومبرر او مدبر وقد ثبت
انه تدلى على لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الاسراء والمعراج فعلم علم كل شئ بطريق البصيرة
والتهجي من العليم الحكيم مع انه يقول نبي الله ان علمه عليه السلام يتناهي وعلمه تعالى
لا يتناهى وانه اعلم بخلق الامور وقد علمت من بعض من لا يسمعون بحالته ان الطفل على
الاصغر من ثلثي والعضد من قرط وكتب على هذه الرسالة نسخة الموصلة بتحقيق ما نال
هذه الرسالة من القامات الشريفة التي من اجلها نعام على الموصوف من الكواهر
والغيبوب وبمستدل على ذلك بالادلة المستمدة الموجودة في هذه الرسالة على هذا الطول
فانتقلت الامر الطاع مع اني على ضعف والذي ظن به حقيقة ما قاله هذا الزمان
وقد دل على كثره فلهذا وسع اطلاله وسره لخواه امره تعالى فخره وهذا عفا بوجه
يوم العسل والعسل والحمد لله تعالى على وجوده انما به هذه الامة التي هي خير امية
عرضت للناس ووجودهم ذلك رحمت بالعلم والعلوم على من انتهى اليه من
كل سالك وعلى انه وصحه نكرم الذي يدور الفلك بالمالك

في سنة ١٢٥٠

قاله وكسره عام
العلماء من
الشيخ الاثرى المشفى



تفسيرنا على ما ذكره

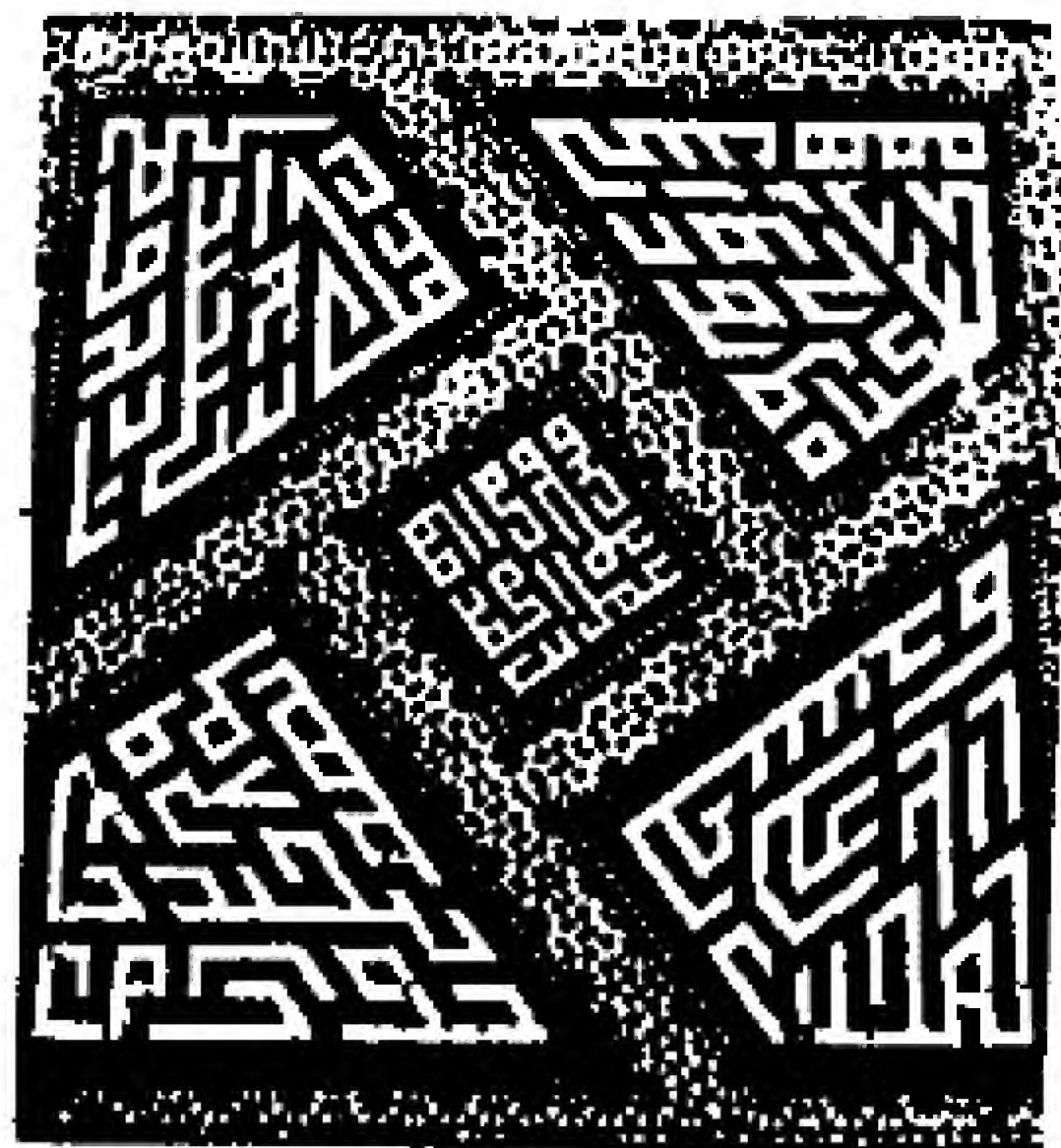
بسم الله الرحمن الرحيم خلا ترغ فلو بنا بعد زهدنا وهبنا من لدنك حمزة من ثلوث الوفاء
 الحمد لله على ما لم ينزلنا والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
 عجليله المعداد نأية المسار جري من مؤلفها عن الدين الحق والمشرع الصحيح خير كرام وأصح به كل من ألقاها
 القبول وجعل مؤسرها على الدوام سيفا مسلوما في قباب أعداء الدين

العقيدة العزيمية
 الإجماع العزيمية
 حجة العزيمية
 العلامة السقا
 الحمد لله على ما ذكره

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا المرشد والصلوة والسلام على ربه الذي بالمرحمة تأيد
 إمامنا فلما من الله علينا برأيه قدس سره الرشد على ما علمه وسلم وذلك في يومه
 المعظم في سنة هجرية على صاحبها أفضل الصلاة وأزكى التحية طلع من قاصص
 المدينة المنورة على هذه الرسالة المحمدية المسماة بالدولة الملكية في الرد على
 لمنا القاصص المدعى رصا حزانة الله التي أجازا فيهم في هذه صهيبة الأدلة
 ما به الكفاية ولا يسمع كسود في قول العبارة أي أيد الله علماء السنة والمجاهد وفدوا أهل
 الدين في هذا حاله وحسنه الذي ليس بمعه القول في تبصرة أهله والمدة في طلائع

كسب على الله
 الحمد لله على ما ذكره
 الحمد لله على ما ذكره
 ما ذكره



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشيد من يضي وحصص الحق وزال
 الضلال والعي وظهور الحق بظهور الصباح وماذا
 سادى الحق حي على العلاج وبكلى والمحمد
 العيق من العين وانصرفت رجا جة الشك
 واليب والعلوة والسلام على من قم بظهور حجة محمد
 القاندين وعلى له وصحابه الذين تكلم ولانهم رجوم
 للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما
 حرد الفاضل الامام وفخر الامام والذاب
 بصارم غرر عن الله الاحدي والعاض بالواجد
 على اتك بالسنه المحمديه نخبه اهل العلم والعرفان
 مولانا المولى نسج احمد رضا خان لازل قائم
 على نصره الدين وما جاب لانه شبه الظاهر

فوجدته قد جمع من الدلائل اقوالاً ومن البراهين
اعلاماً وان ما حره عليه القدر والنقدى ومن
ما ارتضاه من النصوص هو الاحتم والاولى وان
ما نيزه هو كلام طهرا الايمان وان من حاله هذه
الاقوالى هو من اهل الكفر والظلمان وديان علوم
من الدين بالسرور غنى عن ايراد برهان ولا اشد
في كفرهم برف كفر من لم يكفرهم بعد سطوع البراهين
وكحدسه وكفى وسلام على عباده
الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بقدر الرضى عضو مدلاه
المعلمي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر
القادري النقشبدي

عفى عنها



از کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران
کتابخانه مرکزی و اسناد خطی
تاسیس ۱۳۰۲ هجری قمری

تخصیص حجۃ الیقین

از

مولانا عبدالرحمن بخاری



۱

احمد العجزائری بن السید احمد المدنی

(مفتی مالکیہ، مکتبہ معظمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیدِ عدنان،
منبعِ نرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المالکیہ
بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ
توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الہی اور
علمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے
کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔
اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور
مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۳ء

شیخ اسماعیل بن حلیل

(حافظ کتب احرم، مکتبہ)

حضرت جناب سیدی خاتمہ الفقہاء والمحدثین اطفال اللہ بقا رحمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
طفیل آپ کو کائنات سے محفوظ رکھے، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستورِ زمانہ یہی
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے
ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے
کہ مرتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر ہوں۔
میرا جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا، حاجی محمد فیاض صاحب

میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر
سے گئے، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے یہیں ہوں گے لیکن
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہاؤس سے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے۔ آمین !

حنور ! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے ہیں، کاروباری انہماک کتنے باوجود اتنی محنت و زیاہنت کرتے ہیں۔

میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام

قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب

سے میری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب

کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے

آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ ————— ان سے فرمائیں

کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ

ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ ثقلیٰ آپ کو خوب خوب نواہے

اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین !

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسمعیل

۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۲ء

حسین بن محمد

(مدرس حرم نبوی، مکہ معظمہ)

علم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی
دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

www.NAFSEISLAM.COM

(صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



محمد جی

(مدینہ منورہ)

حضرت اسٹاف ذمہ دار شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت استاد شیخ عبدالحکیم افندی عطا نے
فرمایا ہے کہ میں نے مفتی افندی صاحب کو تقریب کے لئے مذکورہ کتاب
ردائہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریب جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔

احمد بن محمد بن محمد خیر السناوی

(مدینہ منورہ)

حقیقت بھریہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحا و علماء، سنی اپنے ادراک کے مطابق جاننا پہچانا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے مدرسین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین حائل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ اسناد فاضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مولف نے مسکین کا خوب رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

سید عمر بن سید مصطفیٰ عظیمہ

(مدینہ منورہ)

سعادت ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عظیمہ، خادمِ حدیث
 حرمِ نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربّانی، استادِ کبیر، عالم
 بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف **الدولة المکیة بالمادة الغیبیة**
 مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر کر جامع و صحیح پایا،
 یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں
 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مغیہ بنائے،
 آمین!

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



سید

علی چار دفہ مرز

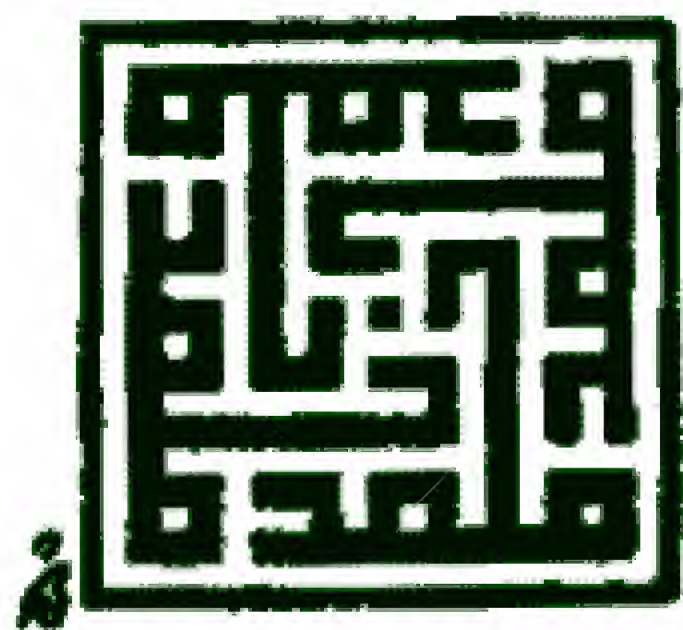
عبد القادر جليلي المحسن الخطيب

(مدیریت فنون)

جب اس نے دیکھا کہ میں برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مشرف ہوا تو بعض احباب نے علامۃ علامۃ الدین حضرت
مولانا شیخ احمد رضا خاں صاحب کی تالیف الدولۃ المکیہ کو دیکھنے کے لئے
اس پر کیا، جو مکہ وطن والسی کا وقت فریب آجکا تھا اس سے جلدی جلدی
رسالہ مددہ کو پڑھا، میں سے اسے سرچشمہ تحقیق پایا، اس سے واضح
ہو آیا کہ مولف علامہ کہہ رہے ہیں جو یہ سنو رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ
نعمانی کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر سمجھتے ہیں،
مگر سرجھوٹ و بہتان ہے، اس الزام کے خلاف کتاب ایک
دشمنوت ہے۔

٢٢ - تاريخ التأسيس: ٢٢/١٠/١٩١٣

12



عبدالکریم ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدس علم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، یگانہ دہر حضرت علامہ
شیخ احمد رضا غاں کی تالیف: المدونۃ المکیہ دیکھنے
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے معنا میں قابلِ انشاء
ہیں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مولف: علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان جیسے
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین!



عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى الحموى

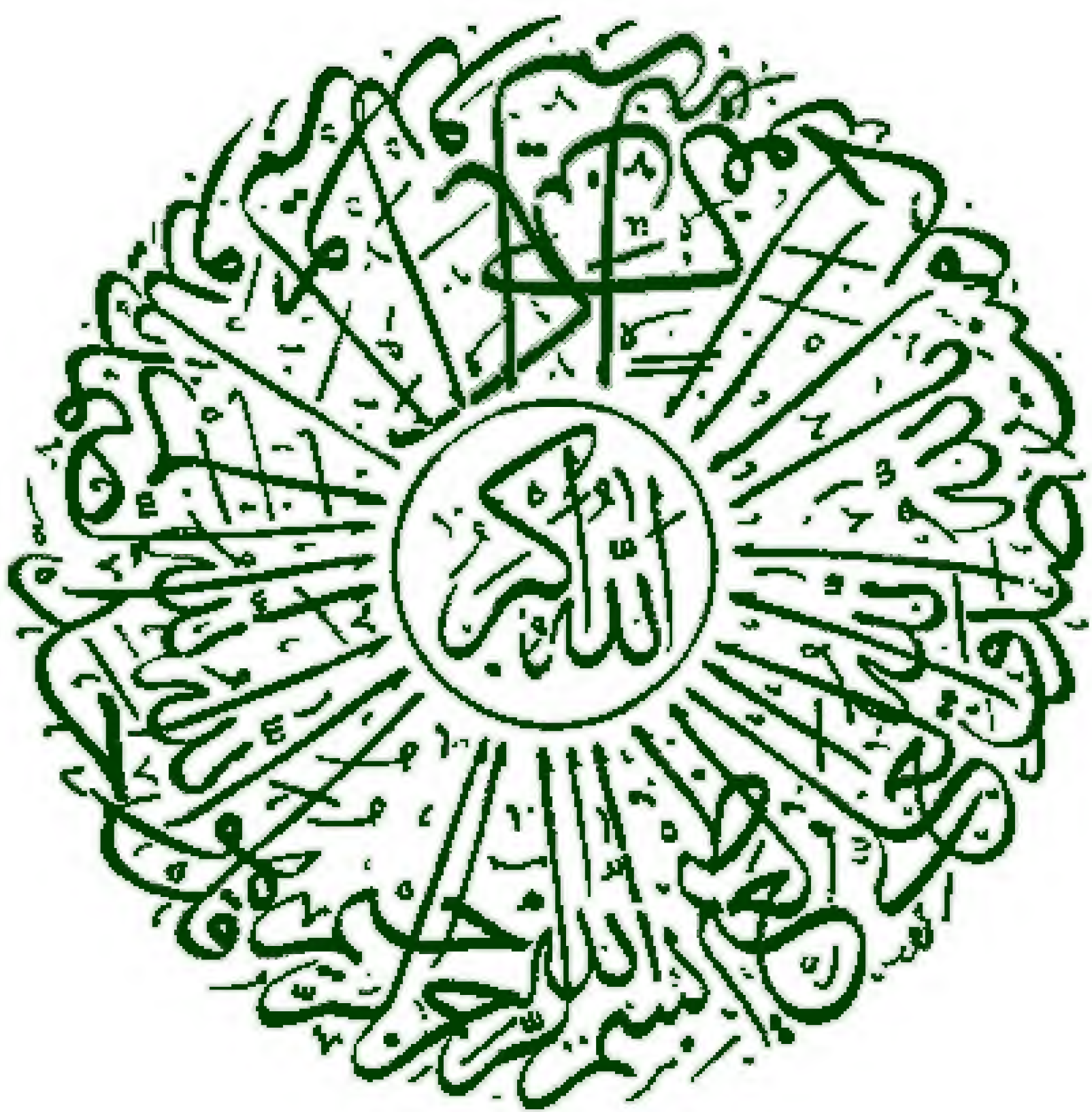
(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معبرہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں کہے
میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء
فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مؤلف سلام اللہ تعالیٰ
کے بارے میں لکھا ہے۔

آپ کی ذات گری مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں
سید احمد علی اور شیخ کریم شہ سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور
ﷺ سے کمال علم و کمال حسن او حفظ غوث عظیم سے کمال محبت ہے
ان کے لئے مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے کہ محبوب کا دوست
محسوب ہو کر اسے ————— ہر چیز و اثاثہ سے پرکھا جاتا ہے
ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کہ آپ کے
علاقیات سے مل جاتے اور آپ کی محبت و دل کی قدر کرنے تو
سزا دینے سے زیادہ رہتے۔

میرزا با آواز تواریک دست سے شکنیں نہ ہوں، ان کا
نہاں ہوا جو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

پھر آپ کو بے داع یا کر یا کوس ہوئے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رغبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو یا کہ دشمنوں نے نبی کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر نو کو شش کی چٹانچہ کہا جانا سہیہ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، ————— آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبریل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اہم کرتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے ————— میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



علی بن علی الرحمانی ،

(مدرسہ عربیہ نبوی، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالم علامہ، بحرِ فہامہ، معدنِ فصاحت و براہمت، اہل علم و اہل السنۃ و الجماعہ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف ہے، میں نے اس رسلے کو شافی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابرِ علم و اہل سنت میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی فائزات اور ان کی نصائیف سے نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نفعات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹاتا رہے، آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی تازہ کجی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِغَيْبِ قُلُوبِنَا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِغَيْبِ قُلُوبِنَا

محمد بن سید الواسع حسینی لادریسی

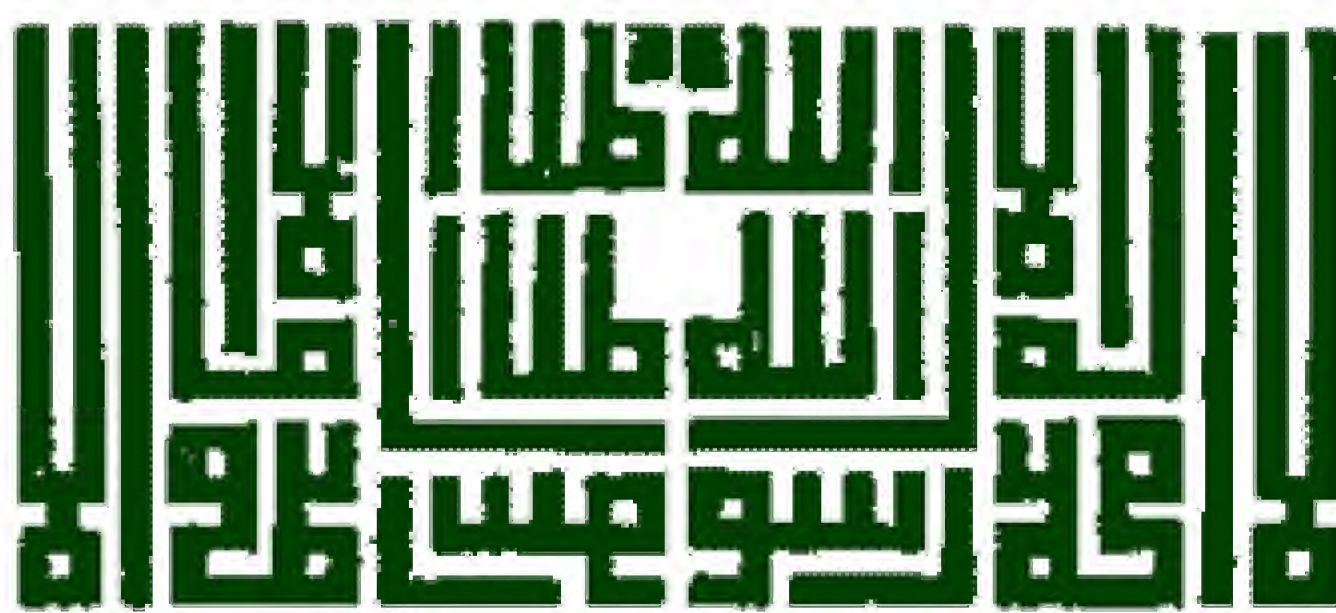
(مدینہ منورہ)

سلسلہ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر سہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدوتہ الکبیرہ بالمادۃ الغیبیہ کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو، جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف سے انہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ راست بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع سے زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی ایسی کرائیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات اجڑا اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی بنائی متوسط

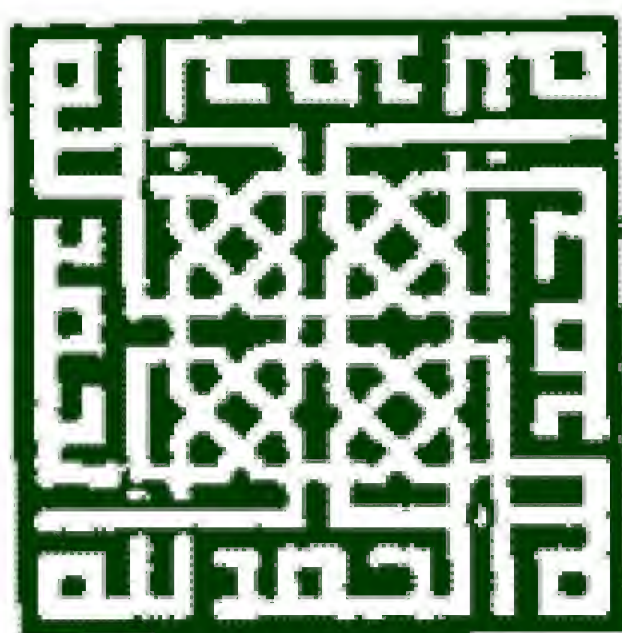


دارالافتاء محمد رسول اللہ
بمطرت شاکس دلاست

محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، ناضل مصنف سے میری التجار ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہیں کہ وہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین! بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیرے حقیقت کے جگر گوشکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!



يعقوب بن رجب

(مدرسِ حرمِ نبوی، مدینہ منورہ)

مدرسِ حرمِ نبوی يعقوب بن رجب ایک خوابِ عرض کرتا ہے
جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولة المکیہ حاصل کی۔
ہوا کہ میں دولتِ مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں
کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے :-
”کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم
کے لائق ہیں۔“

اس سے مجھے النشر صدرِ حال ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب
کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو
پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب
میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طیبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ
داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے
داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ
اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے
توقف کیا۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر خو علیہ الصلوٰۃ و
السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طوبہ کے پاس کھڑا ہوں اور کتاب (الدولة المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فَإِنَّهُ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
وَالْحَقُّ فِيهِ كَمَا فِي الْبَيْتِ
وَالْحَقُّ فِيهِ كَمَا فِي الْبَيْتِ
وَالْحَقُّ فِيهِ كَمَا فِي الْبَيْتِ

محمد یسین بن سعید

(مدرسِ حرمِ نبوی، مدینہ منورہ)

ادیبِ لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولة المکیہ
بالمادة الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابلِ قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں
سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے اللہ تعالیٰ
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)



مستطاب ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا،
 اس کے مولف رہبر و رہنما، علامہ اکبر اور عمدة القمار ہیں، آپت علم و کمال
 کی دیر سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی
 طرف بندے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب، ان کی مساعی
 ستوں و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس رسالے کی اصولی باتوں کے لفظی جواب
 کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں نگر کو جولاں کیا
 تو میں نے اس کے بے مثال باتوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا
 اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں یزنیان پھل گئیں
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصد کن اور واضح قرآنی آیتوں
 صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 کمالات علیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے عین مطابق،
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مولف کو خوب خوب نواز سے۔ وہ استادِ کامل اور جامع (معقول و منقول) ہیں، وہ ابرہہ بارہاں کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچاتے اور ان کو راہ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گہرے سبقت رے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



موسیٰ علی المشاخی لاسرہری لاحمد علی لدیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا پر پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت، و جماعت کے دلوں کی جوا ————— اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ پسند آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے راستہ ہیں ————— کون؟ ————— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم ۱۴۳۳ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مولہم شریفیہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددِ مائتہ حاضرہ حضرت علامہ عبد المصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حقانی قادری کی تالیفِ حلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصہ دراز سے اس رسالے کا مشتاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا سے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مولف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مولف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قسم سے شکایت ہے جو
افتزار پر فخر کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتزی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو
مشہور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ
کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین

بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا جہتان

واشمامبینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو
مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مولف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے
باطل دعوؤں کو باور ہوا پاتے۔۔۔ مثلاً :-

نظرِ اول میں مولف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے

ادنی سے ادنیٰ کبھی کسی کے سنے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر مقنس ہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ

نہیں کر سکتا بلکہ تہائی جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت

اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزاروں حصے ہیں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔“
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

” اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال
بھی کسی مسلمان کے دل میں نہیں آسکتا۔“
نظر ثالث میں فرماتے ہیں :-

” علم ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے
مخلوقات کو صرف علم عطائی حاصل ہے۔“
نظر خامس میں فرماتے ہیں :-

” ہم کسی مخلوق کا علم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“
پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! —
کیسے حق سے بٹے جاتے ہیں!

(۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



یسین احمد الخیار

(مدکسِ حریم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکیمہ بالمادۃ الغیبیہ
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قلمکوس ہے اور
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکنائے زمانہ ہیں
 ————— کون؟ ————— مولانا الکمال السید احمد رضا خان
 اللہ تعالیٰ اعزہ وعلیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباسِ معرفت میں
 جلوہ گر رکھے، آمین!

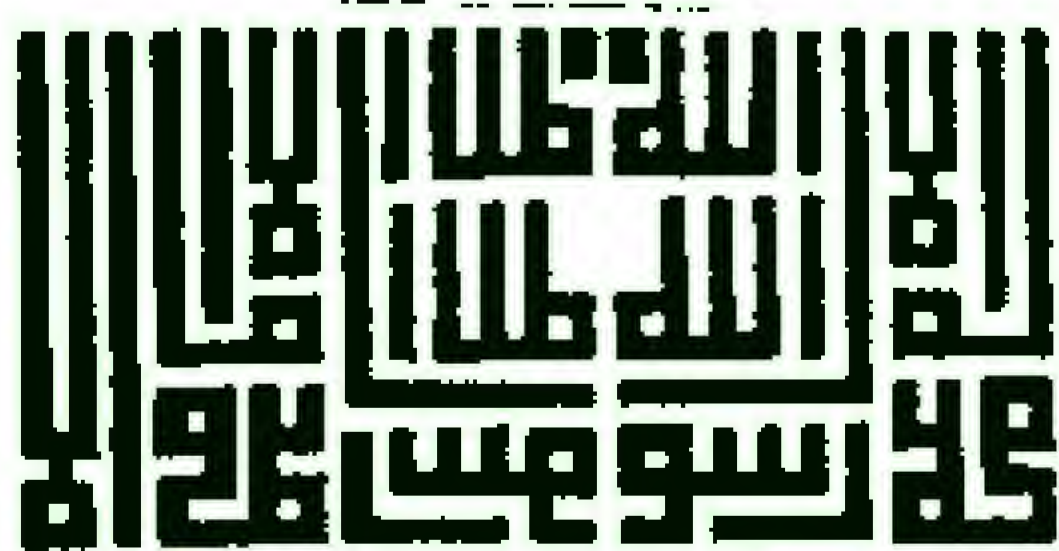
(۱۴ رذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

احمد رضا خان

(شام)

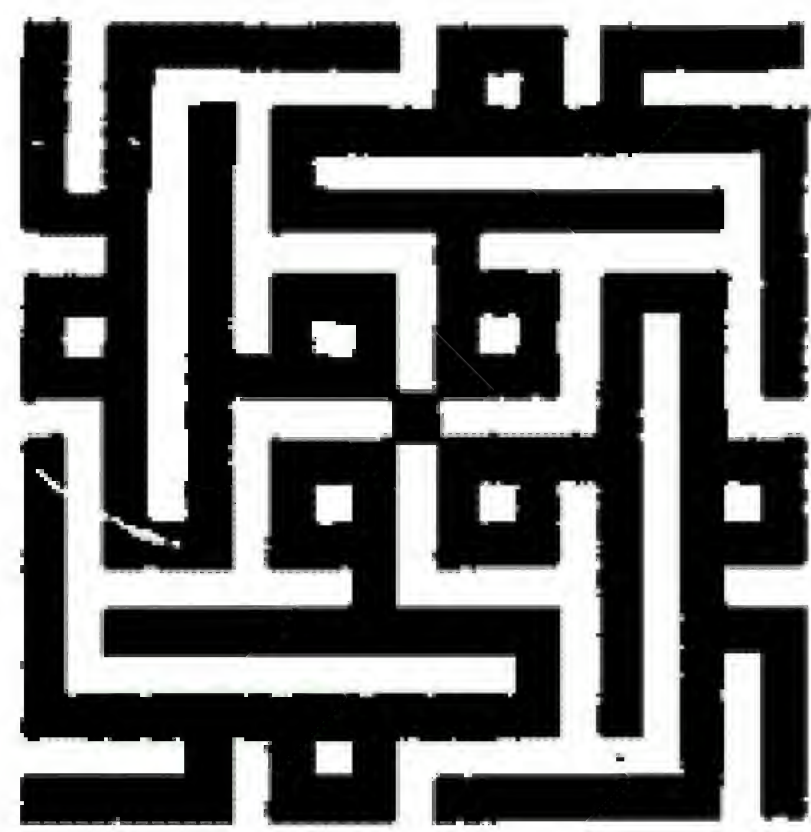
۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا
 تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف
 الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا، میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان
 اور سچی بردہاں میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، یہ حقیقت صاحب بصیر اہل اہل
 اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا
 عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ — اللہ
 تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جتنا سچے خیر عطا فرمائے اور علماء اہل سنت و
 جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر بھی باتوں
 پر عمل کرتے ہیں، آمین!



عبدالحمد بکری لفظ اس شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجدات، اشرف المحدثات
 کے دربار میں بقصد زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدایت گار
 حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیہ) مطالعہ کرایا، اس
 رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مہدی و محقق مولی
 الہام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل و اخلاق
 طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں
 اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔
 آمین !

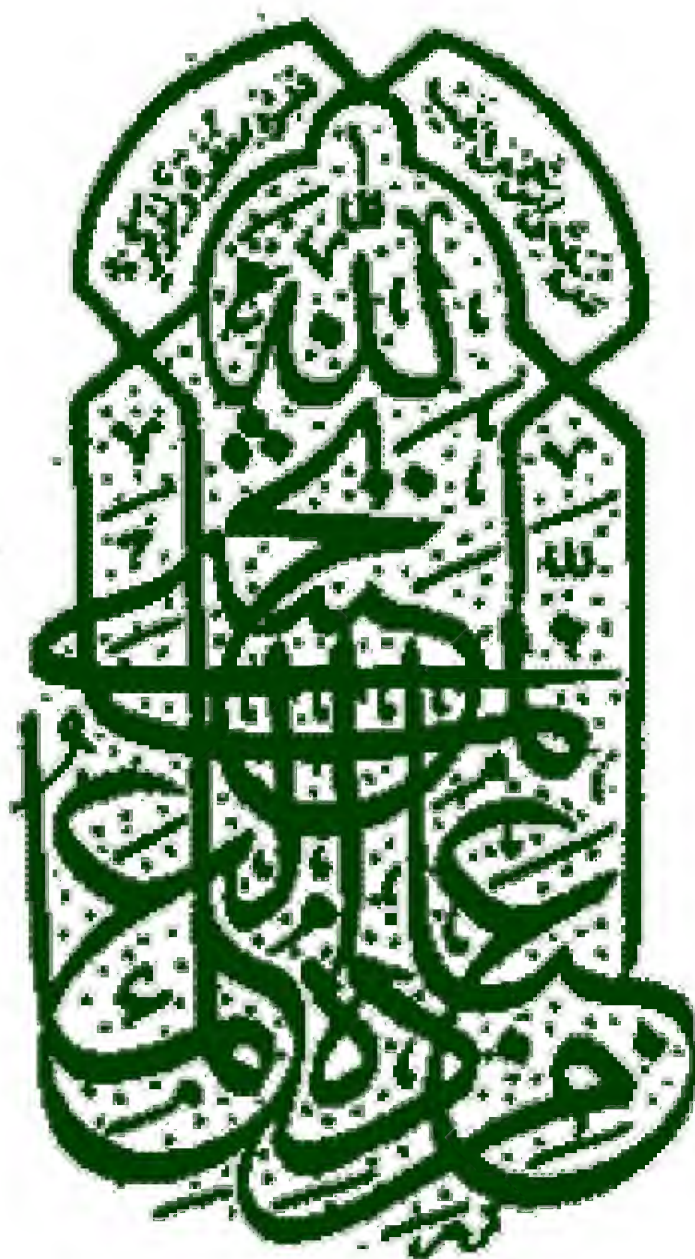


محمد آفندی الحکیم

(مثنیٰ)

بارغ و بہار، بے مثل کتاب الدولہ امیہ سے مطالعہ سے محفوظ رہا
میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بختگی پیدا ہوئی، یہ کتاب مولف
علامہ کے معارفِ نقلیہ و عقلیہ اور شریعتِ محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے
اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے
آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں
کو اپنی عنایت اور حضور عبد الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر
قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹائے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین۔

(۱۴ صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء)



محمد امین سوید

(دش)

علامہ کبیر: فہامہ مشیر بختن و مدقق کامل شیخ احمد رضا خاں کی
تألیف ادوۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک
ایسا عظیم الشان سپر دار و درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چین جو عقائد اہل ایمان کا پتھر ہے۔
جبکہ علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے
کا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائزہ اور واقع ہونے میں کوئی
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے
نا آشنا ہے۔

محمد امین السفرجلانی

(دشن)

میں نے اہم کتاب (الدولة المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان
کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید
رسالہ مذکورہ، ذلت علامہ، مرشد فہامہ شیخ احمد رضا خان
ہندی کی عظمت شان پر گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں
حنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے،
آمین

(۲۲ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)



محمود بن سید العطار

(دشن)

میں نے اس اہم مسئلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مولفِ عظامہ کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مولفِ اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علوم غیبیہ عطا تہیہ حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!



محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دش)

۱۳۳۱ھ میں خب و دشق سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مولف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشلوں میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہرات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مولف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکیار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمصباحی

(دش)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)



محمد عطا اللہ القسم

(دشن)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھانے والی ہے
اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولفِ علامہ حضرت شیخ
احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و
خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو
فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل
ہماری اور ان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)



محمد القاسمی

(دشمن)

علم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولة المکیة بالماقة الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان مباحث
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ
عینِ حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع
ہیں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

محمد القاسمی

محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔
 بابل کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہنم سے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

وَسَيُجَنَّبُكَ الَّذِينَ
 سَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ
 فِي الْبُحُورِ وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ

۳۷

محمد نجیبی المکتبۃ الحسینی

(دشن)

مجاورہ مدینۃ النبیؐ استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا،
 میں نے اس رسالے کو عقائد سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کا خوب کے متعلق خبر دینا آپکی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے،
 ابنِ نمیبہ نے بھی ابواب الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھل ہوا ہے، مثلاً حضرت
 موسیٰ و حضرت خضر کا واقعہ، اور نوا اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے
 واقعات اور بارہ سے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث
 سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو انبیاء غیبیہ سے متعلق ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم
 نام یگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو آمین!

(۷ صفر ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۹ء)

مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(دشمن)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو طحال نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چند کلمات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جناب مولف کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ بخیر الجزاء۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



ابراہیم عبد المعطی

(قبرہ)

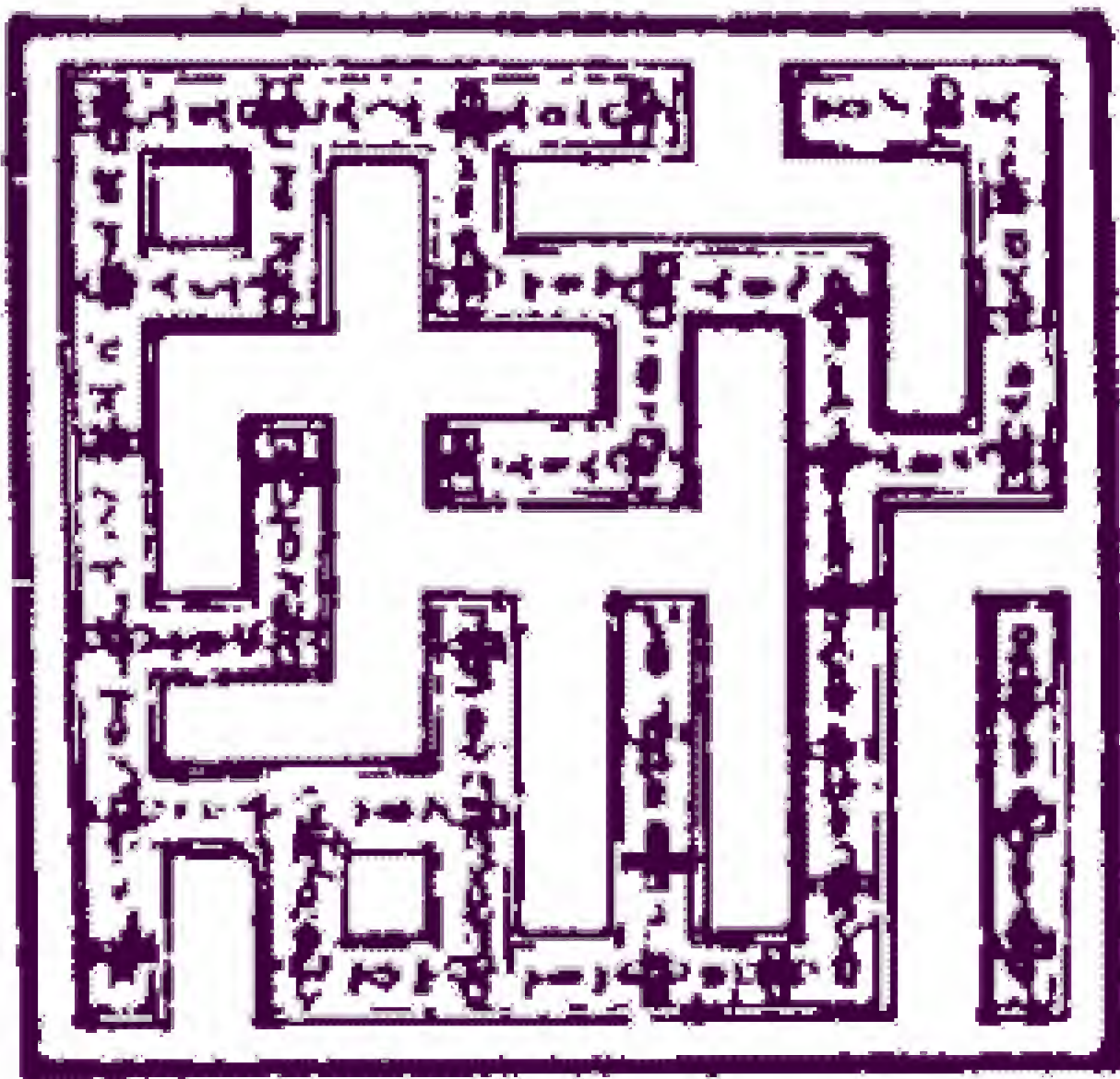
یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے
اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب صحیح
کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے
کو نفع بخشے۔ آمین !



عبدالحسن المدد خن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم نیاز
 قبر شریف سید الموجد صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ
 کے بعض افاضل نے رسالہ مذا الدوائۃ المکیہ کی خبر دی، میری زندگی کی
 قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی و وافی دلائل جمع کر دیئے
 ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت
 کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کرے جو نیک بات سنتے بھی ہیں
 اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، واللہ رب العالمین!



محمد سعید بن عبد القادر قادری لنقشبندی

(بغداد شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر نام
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براین
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



مطبوعات مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام طبابت	سن طبابت
۱۔	شہادہ کفایت گواہی	میرپور خاص	۱۹۶۷ء
۲۔	تذکرہ مظہر مسعود	کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	فاضل بریلوی اور ترکہ برالات	لاہور	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	حیات مظہری	کراچی	۱۹۷۲ء
۶۔	عاشق رسول	لاہور	۱۹۷۳ء
۷۔	سیرت نبوی والفت ثانی		۱۹۷۴ء
۸۔	سوانح حیات	کراچی	۱۹۷۵ء
۹۔	علامہ الامام	(مجموعہ مطبوعہ) مولفہ	۱۹۷۶ء
۱۰۔	خدمت کی سند	(انگریزی) لاہور	۱۹۷۷ء
۱۱۔	عاشق الرسول: سیدنا محمد بن عبد اللہ	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲۔	حیات فاضل بریلوی	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۳۔	تحریک زادن ہند اور سوادا اعظم	لاہور	۱۹۸۰ء
۱۴۔	نسبت کی نشانی	کراچی	۱۹۸۱ء

- ۱۵۔ اکرام امام احمد رضا
۱۶۔ حیاتِ امام احمد رضا
۱۷۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال
- لاہور
لاہور
"
- ۱۹۸۱ء
۱۹۸۱ء
۱۹۸۱ء

تالیفات

- ۱۸۔ دائمی تقویم
۱۹۔ منظر الاخلاق
۲۰۔ ارکانِ دین
۲۱۔ مکاتیبِ مظہری
۲۲۔ مواظظِ مظہری
۲۳۔ فتاویٰ مظہری
۲۴۔ منظر العقائد
۲۵۔ شاعرِ محبت
۲۶۔ فتاویٰ سعودی (ذیرِ طبع)
۲۷۔ نگاہِ بے گناہی
- کوئٹہ
کراچی
کراچی
کراچی
کراچی
کراچی
لاہور
لاہور
لاہور
لاہور
- ۱۹۶۷ء
۱۹۶۷ء
۱۹۶۹ء
۱۹۶۹ء
۱۹۶۹ء
۱۹۶۹ء
۱۹۷۷ء
۱۹۷۷ء
۱۹۷۷ء
۱۹۷۷ء

تراجم

- ۲۸۔ حیدر آباد کی معاشی تاریخ
۲۹۔ تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات
- حیدر آباد سندھ
لاہور
- ۱۹۵۵ء
۱۹۶۳ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء

۳۰۔ ویرہ نامہ کے دو تراجم زاد سے

۳۱۔ دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲۔ احوال

۳۳۔ ماہ و انجم

مقالہ ڈاکٹر طریٹ

۳۴۔ اردو میں قرآنی تراجم و تصانیف (نویسہ طبعیہ)

کُلُّ مَن عَلَّمَ بَوَان